صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 17 فروری 2012ء
بمطابق 24 ربیع الاوّل 1433 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا0 حَدَآئِقَ وَأَعْنَـٰبًا0 وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا0 وَكَأْسًا دِهَاقًا0 لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّٰبًا0 جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا0 رَّبِّ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ٱلرَّحْمَـٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا0 يَوْمَ يَقُومُ ٱلرُّوحُ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَـٰنُ وَقَالَ صَوَابًا0 ذَٰلِكَ ٱلْيَوْمُ ٱلْحَقُّ فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ مَـَٔابًا۔ صَدَقَ ٱللّٰهُ ٱلْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): بیشک پرہیزگاروں کیلئے کامیابی ہے۔(یعنی) باغ اور انگور اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس۔ وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر۔ وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہیں ہوگا۔ جس دن ذی روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے رحمٰن) اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو۔ یہ دن برحق ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانہ بنائے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔آج کچھ معزز مہمانان آئے ہیں United Kingdom of Britian سے: چوہدری اللہ دتہ صاحب، Mayor, High Wycombe؛ چوہدری پرویزاختر صاحب، پریزیڈنٹ، پی پی پی، برمنگھم؛ چوہدری محمد شعبان، Political Coordinator to Prime Minister of AJK۔ پورے ہاؤس کی طرف سے ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب، مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: مائیک آن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مائیک آن کریں۔ مفتی صاحب! آپ سے خفا ہے، بڑے عرصے بعد آپ آئے ہیں تو مائیک آپ سے خفا ہے۔ نہیں آن ہو رہا؟ دوسرے مائیک پر چلے جائیں۔ (قہقہہ) مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ یہ سوال نمبر 19 ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 19 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر اوقاف حج ومذہبی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں دینی مدارس کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے اور حکومت ان مدارس میں سے بعض کی مدد بھی کرتی ہے؛

(ب) گزشتہ تین سالوں میں کس کس دینی مدرسے کو امداد دی گئی ہے، مدرسے کا نام، مہتمم کا نام اور رقم کی تفصیل بمعہ تاریخ ادائیگی فراہم کی جائے؛

(ج) نیز مذکورہ امداد محترم وزیراعلیٰ صاحب یا محترم وزیراوقاف صاحب کی تجویز پر ادا کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ تین سالوں میں جن مدارس، دارلعلوم کو امداد فراہم کی گئی، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا اور صوبائی وزیر اوقاف خیبر پختونخوا کی جانب سے منظور شدہ لسٹ میں مدارس / دارلعلوم کے مہتمم کا نام درج نہیں ہوتا۔

(ج) صوبائی حکومت کی جانب سے مرتب کردہ طریقہ کار کے تحت امداد کا 30% حصہ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوااور 70% حصہ صوبائی وزیر اوقاف کی صوابدید کے مطابق ادا کیا جاتا ہے۔(تفصیل فراہم کر دی گئی)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں۔جناب سپیکر، میں نے مذہبی امور اور اقلیتی امور کے وزیر موصوف سے پوچھا ہے کہ آپ دینی مدارس کو جب پیسے دیتے ہیں، رقم دیتے ہیں، مدد کرتے ہیں تو اس کی کیا تفصیل ہے؟ تو انہوں نے مجھے پوری تفصیل دی ہے اور تین سالوں کی تفصیل دی ہے۔یہ بھی میں نے پوچھا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کتنے فیصد خرچ کرتے ہیں اور وزیر موصوف خود کتنے فیصد خرچ کرتے ہیں؟ اس کی بھی مناسب تفصیل ہے لیکن بہت زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ کوئی یونیفارم پالیسی نہیں ہے، مدارس کی تعداد کتنی ہے اور آپ نے اس کو کس طرح فنڈ دینا ہے؟ میرے اندازے کے مطابق اس صوبے کے اندر تین ہزار دینی مدرسے ہیں اور ایک ایک دینی مدرسے کا ایک مہینے اور ایک سال کا اتنا بجٹ ہے جو پورے محکمے کا نہیں ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دینی مدارس عوام چلاتے ہیں، گورنمنٹ نہیں چلاتی۔پھر گورنمنٹ ان کو مدد تو نہیں دے سکتی تو جتنا یہ اظہار امداد کرتے ہو تو اس کے اندر کوئی یونیفارم پالیسی ہونی چاہیئے تھی۔ اب ایک ضلع کو اتنا زیادہ نوازا گیا ہے اور کچھ اضلاع کو بالکل یاد نہیں کیا گیا اور اس میں یہ بھی خیال نہیں کیا گیا کہ جو علاقے دیہات میں ہیں، ان کو کس طرح مدد دی جائے اور جو شہری ہیں، وہ بھی، اور جناب سپیکر، ایک عجیب بات ہے، اس کو آپ خوش قسمتی کہہ لیں یا بد قسمتی کہہ لیں کہ ہمارے دینی مدارس مسلکوں پر تقسیم ہیں، یہاں پر کچھ مدرسے اہل تشیع کے ہیں تو کچھ اہل سنت کے ہیں، کچھ مدرسے ایسے ہیں جن کا تعلق اہل حدیث سے ہے یا جماعت اسلامی سے ہے، کچھ مدرسے ایسے ہیں کہ اس میں علماء بریلوی کام کرتے ہیں اور کچھ علماء دیوبند کے ہیں، انہوں نے ان تمام باتوں کا خیال نہیں رکھا اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ خاصکر وہ مسالک جن کو یہاں نظر انداز کیا ہے، ان کو گلہ ہے۔میری وزیر صاحب سے یہ درخواست ہوگی کہ آپ اتنی رقم کیوں نہیں دے سکتے؟ عوام الحمدللہ دین دار ہیں، وہ مدرسے چلاتے ہیں، آپ جتنی رقم دیتے ہیں تو اس میں انصاف کی کوئی پالیسی بنائیں اور اس طرح بنائیں کہ اس پر کسی کو اعتراض نہ ہو۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فارحج، اوقاف، مذہبی امور۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔آپ ایک منٹ جی، منسٹر صاحب، ایک منٹ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جو تفصیل مانگی ہے تو یہ ہر سال میں تقریباً کروڑوں روپے کی تفصیل انہوں نے دی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ ان کا صوابدیدی فنڈ ہے؟ یہ Visit پر جاتے ہیں اور وہاں اعلان کر کے دے دیتے ہیں یا یہ کسی ڈسٹرکٹ، ہمارے ڈسٹرکٹ کو تو بالکل، بہت سے Ignore کئے گئے ہیں۔ چوبیس ڈسٹرکٹس میں تین چار، پانچ چھ ایسے ڈسٹرکٹس ہیں جنہیں بہت زیادہ نوازا گیا ہے تو یہ کیسے کروڑوں روپے دیتے ہیں؟ یہ تقریباً Per month دس بارہ لاکھ روپیہ جارہا ہے تو یہ کس مد میں جاتا ہے، ان کی Buildings repair کرتے ہیں یا طلباء کو دیتے ہیں؟ اس میں کچھ بھی ذکر نہیں ہے کہ یہ کونسی ہے، کس وجہ سے دی ہے، ان کی کتابیں خریدی جارہی ہیں یا کس مد میں دی ہے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Namroz Khan Sahib, please.

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): سپیکر صاحب، شکریہ۔ جناب مفتی صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے، اس کی تو تفصیل دی گئی ہے کہ تین سال کی جو ہم نے Payments کیں ہیں، میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں ہے جو کہ تمام مدارس کو دی جاتی ہے، یہ گرانٹ Grant in aid کی شکل میں کوئی 20 ملین جو ہیں، وہ ہیں اور یہ اماؤنٹ جو ہے، یہ On need basis پر دیتے ہیں۔ بڑے مدارس کے تو اخراجات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کو تو پورا کرنا بڑا مشکل ہے لیکن جو چھوٹے چھوٹے مدارس ہیں، جہاں پر حفظ ہوتا ہے، قرآنی تعلیم دیا جاتا ہے خاصکر ہم ایسے مدارس کو بیس ہزار چالیس ہزار، پچاس ہزار، لاکھ، Maximum amount جو اس میں ہے، دو لاکھ کا ہے تو یہ ہم Aid دیتے ہیں، وہ بھی مخصوص اماؤنٹ ہے، تو مفتی صاحب نے کہا ہے کہ مختلف مسالک ہیں، تو اس میں مسالک کا کوئی ذکر نہیں ہے، جو کوئی Application آجاتی ہے تو اس کو ہم چیک کرتے ہیں اور جو ضرورتمند ہو تو اس کو On need basis پر Payment کرتے ہیں۔ تو مفتی صاحب سے گزارش ہے کہ اس میں ایسا کوئی علیحدہ فنڈ مدارس کیلئے نہیں، چودہ سو، ساڑھے چودہ سو مدارس ہیں پورے صوبہ خیبر پختونخوا میں اور ان مدارس کو ہم دیتے ہیں جو رجسٹرڈ ہیں اور جن کی درخواست آتی ہے، ان کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور اسکے بعد Payment کرتے ہیں ان کو Cheque کی صورت میں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، Again مفتی کفایت اللہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہں جی؟ پیر صاحب! وقت گزر گیا، ٹرین گزر گئی ہے، چلیں بتادیں جی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

سید محمد صابر شاہ: میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مدارس کیلئے یہ جو کروڑوں روپے ہیں، یہ یقیناً زکواۃ فنڈ سے دیئے جاتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ یہ اچھی بات ہے کہ دینی مدارس کو رقم دی جائے لیکن دوسرا یہ کہ زکواۃ فنڈ سے ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں بھی ہماری گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں، بازاروں میں، شہروں میں، ہم لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ بھیک مانگ رہے ہیں، تو کیا یہ اس فنڈ سے کوئی ایسا ادارہ قائم کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں پر وہ لوگ جو کہ مجبور ہیں اور اسی سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں پروفیشنل لوگ، تاکہ ہم یہ بھیک مانگنے پر پابندی لگائیں اور ایسے ادارے بنا دیئے جائیں کہ جہاں ان کو بھی زکواۃ فنڈ سے Accommodate کیا جائے اور وہاں پر وہ رہیں بھی، دارالفلاح قسم کے، کیا وہ ادارے بنانے کیلئے کوئی پروگرام ایسا ہے کہ وہ شروع کرنا چاہتے ہیں، ارادہ رکھتے ہیں یہ؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔ یہ سوال تو Related نہیں ہے لیکن کوئی پروگرام آپ کا ہے؟ ویسے ہی انفارمیشن، For the sake of information۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: شاہ صاحب کا کوسچن سے تو Related نہیں، زکواۃ کا ہے۔ جو امداد زکواۃ سے دی جاتی ہے اس کا علیحدہ ہوتا ہے، یہ جب دیتے ہیں، یہ Grant in aid کی شکل میں ہے، یہ کوئی Twenty million پورے سال کی، تو یہ Need basis پر دیتے ہیں، جن کو ضرورت ہو، چھوٹی موٹی ضروریات ہوں تو وہ پوری کرتے ہیں لیکن آپ نے جو تجویز دی ہے تو انشاء اللہ اس کو ہم ڈسکس کر سکتے ہیں اور یہ ایک بہت اچھی تجویز ہے تو انشاء اللہ یہ زیر غور لائی جا سکتی ہے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: پہلے سوال پر اطمینان کا نہیں پوچھتے آپ؟

جناب سپیکر: (قہقہہ) آگے جائیں، آگے جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ سوال نمبر 22 ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں 21 ہے، 21 کو آپ پڑھیں، رہ گیا نا۔

مفتی کفایت اللہ: 21 ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 21 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صوبے میں قدرتی پانی (دریاؤں اور تالابوں) کا انتظام اور ان میں بہتری لانے کیلئے اقدامات کرتا ہے؛

(ب) محکمہ ہیچریوں اور مچھلیوں کی پیداوار بڑھانے کیلئے بھی اقدامات کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو محکمہ کی طرف سے اٹھائے گئے مذکورہ اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ محکمہ فشریز، خیبر پختونخوا قدرتی پانی (دریاوں اور تالابوں) میں بچہ مچھلی سٹاک کرتا ہے اور اس کی افزائش اور نگرانی کیلئے فیلڈ سٹاف مقرر کیا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔ محکمہ فشریز، خیبر پختونخوا ہیچریوں اور مچھلیوں کی پیداوار بڑھانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہا ہے:

1- گرم پانیوں میں ابھی تک 5 عدد کارپ ہیچریاں، پشاور، کوہاٹ، ڈی آئی خان، مردان بنوں، بنائی گئی ہیں۔

2- ٹھنڈے پانیوں میں 7 عدد ہیچریاں مدین ٹراوٹ ہیچری سوات، دیر بالا، الپوری ٹراوٹ ہیچری شانگلہ، چترال، بٹگرام، کوہستان اور مانسہرہ میں کام کر رہی ہیں۔ ان ہیچریوں سے مصنوعی نسل کشی کے ذریعے مچھلی پونگ پیدا کر کے سرکاری اور غیر سرکاری پانیوں میں ڈالا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ پروٹین سے بھرپور خوراک ارزاں نرخوں پر دستیاب ہو سکے اور مارکیٹ میں مچھلیوں کی کھپت میں اضافے کا سبب بن سکے۔

(ج) مندرجہ بالا ہیچریوں سے حاصل ہونے والا پونگ (بچہ) مچھلی سرکاری پانیوں، تربیلا ڈیم، خانپور ڈیم، تاندہ ڈیم کوہاٹ، باران ڈیم بنوں، اضاخیل ڈیم پشاور اور دوسرے تقریباً 14 ڈیموں میں برائے افزائش ڈالی جاتی ہے اور ان ڈیموں، سرکاری پانیوں کو نیلام عام کے ذریعے ٹھیکے پر دے کر صوبے میں لحمیاتی خوراک کی کمی پوری کرنے، روزگار بڑھانے اور آمدنی بڑھانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ نجی شعبے میں بنائے گئے پرائیویٹ فش فارموں کو بھی بچہ مچھلی سپلائی کر کے ان کی آمدنی میں اضافے اور غربت میں کمی کا سبب بنتی ہے۔

گزشتہ 3 سالوں کے دوران محکمہ کی آمدنی کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:

سال	آمدنی کی رقم
2007-08	10338148روپے
2008-09	10929332روپے
2009-10	13388649روپے

گزشتہ تین سالوں کے دوران گرم پانیوں کی کارپ مچھلیوں اور ٹھنڈے پانیوں کی ٹراؤٹ مچھلیوں کی صوبہ خیبر پختونخوا کی تمام گورنمنٹ ہیچریوں میں بچہ مچھلیوں کی پیداوار کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:

پیدائش مچھلی بچہ (کارپ مچھلی)

سال	پیدائش مچھلی بچہ
2007-08	5318353
2008-09	5640620
2009-10	5806300

پیدائش مچھلی بچہ (ٹراؤٹ مچھلی)

سال	پیدائش مچھلی بچہ
2007-08	590118
2008-09	602040
2009-10	671646

جناب سپیکر: اس پر کوئی، سپلیمنٹری اس میں ہے کوئی؟

مفتی کفایت اللہ: جی میں نے اس لئے وزیر ماحولیات صاحب سے یہ پوچھنا چاہا تھا کہ آپ نے مچھلی کی افزائش نسل کیلئے کیا کیا ہے اور باہر سے کس قسم کی مچھلیاں منگواتے ہیں؟ انہوں نے کارپ مچھلی اور ٹراؤٹ مچھلی کے بارے میں تو کچھ بتایا ہے لیکن وہ جو شیر ماہی یا ماشیر قسم کی مچھلی ہے، اس کے بارے میں بتانے سے یہ قاصر ہیں۔ ہمارے پشتو میں اس کو چکار یا سینگلئ کہتے ہیں، محترم وزیر موصوف کا تعلق سوات سے ہے، اگر وہ سینگلئ اور چکار مچھلی کے بارے میں کچھ بتائیں جو نایاب ہیں اور ناپید ہو رہی ہیں تو مجھے تسلی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔ ایک اور سپلیمنٹری ہے، ملک ستار صاحب، کوہستان چیف۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، مفتی صاحب نے سوال اٹھایا ہے، اس میں دو قسم کے پانی کا ذکر کیا گیا ہے، ایک گرم پانی جس کو سرکاری پانی کے نام سے یاد کیا گیا ہے جو جھیلوں کا پانی ہے، ڈیموں کا پانی۔ ایک دوسرے قسم کے پانی کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ہم ٹراؤٹ فش اور دوسری مچھلیوں کی افزائش کرتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ کے Water analysis کے مطابق کوہستان میں ایک دریا کا پانی ہے جو جھیلوں سے نکلتا ہے، وہ دنیا میں Most favourable water ٹراؤٹ فش کیلئے ڈکلیئر ہوا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ پانی سرکاری نہیں ہے۔ یہاں پر میں نے اپنے طور پر دو سال پہلے ٹراؤٹ فش ان جھیلوں میں ڈالی ہے جو آج Growth کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بالغ ہیں۔ تو کیا گورنمنٹ / ڈیپارٹمنٹ ایسے پانی کو جو دنیا میں سب سے اچھا پانی ہے، ٹراؤٹ فش کیلئے، وہاں سرکاری طور پر ان مچھلیوں کا کوئی انتظام کر دے تاکہ اس کی نسل آگے بڑھے؟

جناب سپیکر: آنریبل واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: محترم سپیکر صاحب، کومے خبرے ته چه ستار خان او مفتی صاحب اشاره اوکړه نو اوبه خو دوه قسمه دی، یو یخے دی او یو گرمے دی۔ د گرمو خپل قسم دے او د یخو خپل قسم دے، کومو کښے چه هغه ټراؤټ مهے مونږ وراچوؤ، د هغے په لکهونو، ډیټیل ئے ورکړے دے چه دا مونږ بچی چه دی، دا مختلفو دریابونو ته یا ډیمونو ته په هغے کښے دا مونږ استعمالوؤ، هغے ته ئے اچوؤ او دغه وجه ده چه ستار خان چه کوم بچی اچولی دی، کوم چه سرکاری ټراؤټ هیچری نه به ئے اغستی وی خو لیکن نن چه دوئ چه کوم طرف ته اشاره کړے ده، هغه ځائے ډیر زیات فیزیبل دے د ټراؤټ مهی د پاره خو هغه ډیر Far-flung area، پالس ویلی کښے دوئ اوسی، دوئ چه کوم ځائے ته اشاره کوی، هغه ډیر لرے دے خو لکه نن چه د دوئ کوم تجویز دے نو دا قابل عمل دے او مونږ په دیکښے دوئ سره مطلب دا دے کمک کولے شو چه مزید دغه مونږه هم په سرکاری توگه باندے دیکښے ځومره هم مهے اچولے شو، بچی اچولے شو، هغه به ورته وروا چوؤ۔ دوئ چه کومه Area identify کړے ده ځکه چه هغه دوئ چه کوم بچی اچولی دی، هغے ته خلق Satar babies وائی ځکه چه دا دوئ جوړ کړی دی او دوئ ډیر بنه----

(قہقہے / قطع کلامی)

Mr. Speaker: Satar babies!

وزیر ماحولیات: او هغے ته خلق Satar babies وائی نو دا د دوئ یو ډیر ښه ذاتی کوشش دے چه هغه مونږ Appreciate کوؤ۔ هم په دے حواله باندے د دے نه علاوه جی دے مفتی صاحب چه کوم طرف ته اشاره اوکړله، زمونږ سره چه کوم لوکل مهے دے د سوات په سیند کښے یا چه کوم ته دوئ اشاره کوی، په هغے کښے مهاشیر زمونږ سره یو قسم دے چه د هغے هیچری چه کوم ده، هغه مونږ ملاکنډ ایجنسئ کښے جوړه ده او په هغے کښے هغه بچی پیدا کوی او هغه بیا پریږدی هغے ته او کوم چه شیر ماهی دوئ وائی نو په شیر ماهی باندے اوس یو ټاسک چه دے، هغه پرے روان دے په دغه حواله باندے او تجربات پرے کیږی چه هغه مونږه دلته پیدا کولے شو، زیاتولے شو که نه شو؟ نو زمونږ چه کومه د شیر آباد هیچری ده، هغے کښے په دے باندے تجربه روانه ده او تجرباتی بنیادونو باندے په هغے کار روان دے۔ کوم چه زمونږ لوکل مهی دی نو یقیناً چه هغه اثاثه هم زمونږ ده او کوشش زمونږ دا دے چه هغه مونږ Develop هم کړو او زیات هم کړو او دا مونږ کامیاب کړو چه دے سیندونو کښے دا پریږدو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ Again مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مفتی صاحب! نن خو ټول ستاسو د دواړو مفتیانو صاحبانو ورځ ده۔

مفتی کفایت اللہ: د حوصله افزایئ شکریه جی۔

جناب سپیکر: ښه ده دلچسپی اخلئ، ښه خبره ده جی۔ مفتی کفایت الله صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 22 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 22 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ جنگلات غیر قانونی کٹائی پر کارروائی کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے افراد پر جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنے افراد کے خلاف کیسز درج کئے گئے ہیں، نیز کیسز پر ہونے والے حکومتی اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان(وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ جنگلات نے 24748 افراد سے جرمانہ وصول کیا اور 32450 افراد کے خلاف کیسز درج کئے گئے ہیں جن کی پیروی محکمہ کی مقرر شدہ فارسٹ سٹینڈنگ کونسل اور بذریعہ فارسٹ پبلک پراسیکیوٹرز کی جاتی ہے، جن کو سرکاری خزانے سے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کو مزید اخراجات نہیں اٹھانا پڑتے۔

مفتی کفایت اللہ: اصل میں وزیر صاحب کے ساتھ بہت سے محکمے ہیں جی۔ یہ مچھلی کا سوال کیا جائے تو بھی یہ واجد علی خان جواب دیتے ہیں اور جنگل کا سوال کیا جائے تو بھی واجد علی خان جواب دیتے ہیں اور بہت سارے ماحولیات کے بارے میں پوچھے جائیں تو وہ تو ہیں ہی وزیر ماحولیات۔ میری گزارش اس سوال نمبر 22 میں یہ تھی کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے افراد پر جرمانہ ہو گیا ہے جو غیر قانونی کٹائی کرتے ہیں جنگلات کی اور اس سے ہمیں کتنے پیسے حاصل ہو گئے ہیں؟ تو انہوں نے الفاظ کے ہیر پھیر میں مجھے اس کا جواب نہیں دیا، باقی جواب دیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب نامکمل ہے۔ اگر وزیر صاحب ناراض نہیں ہوتے تو سٹینڈنگ کمیٹی کو یہ ریفر کر دیں تاکہ وہاں تفصیل سے بات ہو سکے۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، یہاں پہ جنگلات کی غیر قانونی کٹائی پر کارروائی کی بات کی تو ڈیپارٹمنٹ نے تسلیم کیا کہ "ہاں یہ درست ہے "تو 92ء کے بعد آج تک جو جنگلات پر پابندی ہے لیگل کٹائی پر، جس کی وجہ سے یہ نوبت آرہی ہے کہ جنگلات کی کٹائی ہو رہی ہے ہمارے پورے صوبے میں تو 18th amendment کے بعد یہ سبجیکٹ صوبے کو حوالہ ہوا، میں اس چیز کو پورے ہاؤس کو کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ جو لیگل راستہ ہمارے پاس تھا، اس کو بند کیا گیا 92ء کے بعد، Illegal راستہ، پالیسی کے تحت Illegal timber، مطلب اگر گورنمنٹ نکال رہی ہے، جس میں تمام Stakeholders کو نقصان ہے، گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ، اونرز کو، تو اب صوبے کے پاس سبجیکٹ یہ آیا ہے، تو کیا جو قانونی ورکنگ پلان ہے جس کے تحت ساری جو لکڑی مختلف مارکیٹس میں آتی ہے، اس پر گورنمنٹ کا کوئی ارادہ ہے کہ اس پہ کام ہو رہا ہے؟ کیا کیبنٹ کی کوئی اس پہ کمیٹی ہے؟ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے سر، تاکہ یہ نوبت ختم ہو۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔
وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب سوال کښے وائی چه "محکمه جنگلات غیر قانونی کٹائی پر کارروائی کرتا ہے؟" هغه وائی "ہاں، یہ درست ہے۔ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے افراد کو جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنے افراد کے خلاف کیسز درج کئے گئے ہیں، نیز کیسز پر ہونے والے حکومتی اخراجات کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟ د هغے جواب مونږ ښودلے دے چه په ګزشته پینځو کالو کښے 34748 کسان جرمانه شوی دی او 32450 کسانو باندے کیسز درج شوی دی نو اخراجات څکه نشته چه د بهر ډسټرکټ یا ډویژن کښے د فارست کونسل وی چه هغے ته حکومت تنخواه ورکوی۔ د هغے نه علاوه په دے باندے ذاتی اخراجات نشته او مفتی صاحب دا سوال په کوم بنیاد باندے، صرف دا یو شے پکښے دے چه دا مونږ سټینډنګ کمیټئ ته حواله کړو۔ دویمه خبره چه ستار خان کومه اوکړه جی، د هغوی د Legal cutting په حواله باندے یو خبره ده۔ په 1992 کښے چه کوم سیلاب راغلے وو، د هغے په حواله باندے دا چه د معین قریشی ګورنمنټ چه وو، هغے په Green cutting باندے په فارسټ کښے پابندی لګولے وه او بیا هغه پابندی چه وه، هغه موجود وه خو په تیر حکومت کښے هغوی یو پالیسی Wind fall Green, Dry wind fall Policy ورکړه چه په هغے کښے وچه ونه او لویدلے ونه مارکنګ کیږی او هغه مارکیټ ته راځی خو هغه پالیسی چه د کله نه دا Devolution اوشو او ډیپارټمنټس Devolve شو نو اوس حکومت یو وزارتی کمیټی جوړه کړے ده چه هغه د دے ټول دغه جاج واخلی چه دا پالیسی فائده راولی او که نقصان راولی؟ نو هغے خپل سفارشات جوړ کړی دی او هغه سفارشات به کیبنټ ته ځی جی او چه هغوی هغه سفارشات اومنل نو یقیناً چه بیا کومے خبرے ته دوئ اشاره کوی د ورکنګ پلان په حواله باندے چه د هر فارسټ زمونږ ورکنګ پلان وی او په هغے کښے دا هم ښائی چه دیکښے Growing stock څومره دے، په دیکښے څومره د Cutting capability ده یا Capacity ده نو په هغه حواله باندے چه هغه سفارشات راشی نو که حکومت، کیبنټ مناسب اوګڼړله او هغه سفارشات ئے اومنل نو بیا چه دوئ کوم سوال

کړے دے ، د هغے جواب به دوئ ته پخپله ملاؤ شی ، د ورکنګ پلان مطابق به بیا Cutting کیږی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Again Mufti Kifayatullah Sahib, Mufti Kifayatullah Sahib, Question number?

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 23۔

جناب سپیکر: جی۔

* 23 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مچھلیوں کی افزائش نسل کیلئے اقدامات کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ نے مچھلیوں کی مختلف اقسام کی افزائش نسل کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ ماہی پروری نے گزشتہ تین سالوں کے دوران مچھلیوں کی مختلف اقسام کی افزائش نسل کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1۔ گرم پانیوں میں ابھی تک 5 عدد کارپ ہیچریاں پشاور، مردان، کوہاٹ، بنوں، ڈی آئی خان اور ٹھنڈے پانیوں میں 7 عدد ہیچریاں چترال، کلکوٹ، مدین، شانگلہ، کوہستان، مانسہرہ اور بٹگرام میں کام کر رہی ہیں۔ان ہیچریوں سے مصنوعی نسل کشی کے ذریعے مچھلی پونگ پیدا کر کے سرکاری اور غیر سرکاری پانیوں میں ڈالی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ پروٹین سے بھرپور خوراک ارزاں نرخوں پر دستیاب ہوسکے۔

2۔ مندرجہ بالا ہیچریوں سے حاصل ہونے والا پونگ (بچہ مچھلی) سرکاری پانیوں مثلاً تربیلا ڈیم، خانپور ڈیم، تاندہ ڈیم کوہاٹ، باران ڈیم بنوں، اضاخیل ڈیم پشاور اور دوسرے تقریباً 14 ڈیموں میں برائے افزائش ڈالی جاتی ہے اور ان ڈیموں/سرکاری پانیوں کو نیلام عام کے ذریعے ٹھیکوں پر دے کر صوبے میں لحمیاتی خوراک کی کمی پورا کرنے، روزگار بڑھانے اور آمدنی بڑھانے کا ذریعہ بنتی ہے۔اس کے علاوہ نجی شعبے میں بنائے گئے پرائیویٹ فش فارموں کو بھی (بچہ مچھلی) سپلائی کر کے ان کی آمدنی میں اضافے اور غربت میں کمی کا سبب بنتی ہے۔

3۔ پشاور کارپ ہیچری کو اپ گریڈ کرنے کیلئے دو ترقیاتی سکیمیں کام کر رہی ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

4۔ وفاقی ترقیاتی سکیم Agriculture & Shrimp Farming کے تحت ڈی آئی خان میں رتہ کلاچی فش ہیچری کی دوبارہ تعمیر کا کام ہو رہا ہے۔

5۔ سیلاب سے متاثرہ ہیچریوں کیلئے پی سی ون بنائے گئے ہیں جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں۔

6۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران گرم پانیوں کی کارپ مچھلیوں اور ٹھنڈے پانیوں کی ٹراوٹ مچھلیوں کی بچہ مچھلی کی صوبہ خیبر پختونخوا کی تمام گورنمنٹ ہیچریوں میں پیداوار کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:

پیدائش مچھلی بچہ (کارپ مچھلی)

سال	پیدائش مچھلی بچہ
2007-08	5318353
2008-09	5640620
2009-10	5806300

پیدائش مچھلی بچہ (ٹراوٹ مچھلی)

سال	پیدائش مچھلی بچہ
2007-08	590118
2008-09	602040
2009-10	671646

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں۔ میں نے اس میں وزیر صاحب سے پوچھا ہے کہ مچھلیوں کی افزائش نسل کیلئے کیا اقدامات اب تک حکومت کر رہی ہے تو انہوں نے تفصیلی جواب دیا ہے۔ میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں اس کے جواب نمبر 5 پر جی، انہوں نے کہا ہے کہ "سیلاب سے متاثرہ ہیچریوں کیلئے پی سی ون بنائے گئے ہیں جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں"۔ سپیکر صاحب، آپ کو بھی پتہ ہے کہ ہماری اسمبلی میں کتنے دن باقی رہ گئے ہیں، ان کو بھی پتہ ہے، ابھی پی سی ون ہی چل رہا ہے۔ سیلاب کب آیا ہے، پی سی ون کب آیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا وزیر تو بہت تگڑہ وزیر ہے، یہ ذرا محکمے کے کان کھینچیں کہ یہ کام ذرا جلدی کرے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، واجد علی خان صاحب۔ وائی دغه پی سی ون لیٹ شوے دے؟

وزیر ماحولیات: نو دا سے دہ جی چہ پی سی ون، د دے خپلے مرحلے وی نو تقریباً زما پہ خیال پی سی ون تیار دے او پہ دے اے ڈی پی کبنے بہ شامل شی او پہ زیاتو باندے کار شوے ہم دے خو د ھغے د اوبو چہ کومے لارے وے، د ځنی ځنی ھیچرو ھغہ لارے اوبو وړے وے، ھغہ ئے ورتہ جوړے کړی دی او کوم ځائے چہ بالکل لکہ مدین ھیچری چہ وہ، ھغہ بالکل تباہ شوے دہ، ھغہ سیلاب وړے دہ، د ھغے د ری کنسٹرکشن د پارہ ھغہ پی سی ون تیار دے، مونږ سرہ بہ پہ اے ډی پی کبنے دا شامل شی او انشاء اللہ کار بہ پرے روان شی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mufti Kifayatullah Sahib, again.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 24۔

جناب سپیکر: جی۔

* 24 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حالیہ سیلاب میں، ہر محکمے کی طرح محکمہ جنگلی حیات کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے، جس میں کنڈپارک ضلع نوشہرہ کی جنگلی حیات بھی شامل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سیلاب میں کنڈپارک کا کتنا نقصان ہوا ہے اور کون کونسی قسم کے حیوانات اور پرندے ہلاک ہوئے ہیں اور ان کی مالیت کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ نقصانات کی تلافی کیلئے جو اقدامات کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) کنڈپارک میں محکمہ جنگلی حیات کی قائم کردہ تمام تنصیبات میں سے پنجرہ جات کو جزوی نقصان پہنچا ہے جبکہ ان میں رکھے ہوئے تمام چرند و پرند کو سیلاب بہا کر لے گیا تھا۔ سیلاب سے ہلاک اور بہہ جانے والے جانوروں اور پرندوں کی تفصیل بمعہ مالیت درجہ ذیل ہے:

S No.	Species	Numbers	Approximate cost(each)	Total value
01	Spotted Deer	37	100000	3700000
02	Black Buck	28	50000	1400000
03	Hog Deer	06	70000	420000

04	Chinkara Deer	04	40000	160000
05	Common leopard	02	200000	400000
06	Urial	02	50000	100000
07	Blue Java peacock	21	20000	420000
08	White Peacock	19	10000	190000
09	Black Shoulder Peacock	08	20000	160000
10	Silver Pheasant	05	4000	20000
11	Ring Necked Pheasant	23	1000	23000
12	Broody Hen	14	500	7000
13	Eggs of Wild birds	50	100	5000
14	Total	219	----	7005000

(ب) (ii) اس ضمن میں تمام نقصانات کی تفصیل گورنمنٹ کو مہیا کی گئی ہے اور اس کی دوبارہ بحالی کیلئے منصوبہ بھی بنایا گیا ہے جو کہ حکومت کے زیر غور ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں۔ جناب سپیکر، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کنڈ پارک میں آپ کا کتنا نقصان ہوا ہے اور کون کونسی قسم کے حیوانات اور پرندے ہلاک ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے جو جواب دیا ہے، مجھے اس سے اطمینان ہونا چاہیئے لیکن میں معافی چاہتا ہوں، اپنی ذاتی انفارمیشن شیئر کرتا ہوں وزیر موصوف سے، میں کسی کا نام تو نہیں لے سکوں گا لیکن ایسے اہلکار ہیں جنہوں نے جان بوجھ کر یہ نقصان کیا ہے اور بعض قیمتی اشیاء کو انہوں نے تلف کیا ہے، مارا ہے، اگر ان کی بھی یہی اطلاعات ہیں تو ایسے ظالم اہلکاروں کے خلاف انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Environment.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت سره مفتی صاحب سره که داسے څه انفارمیشن وی چه واقعی داسے کار شوے وی نو دا خو ډیر زیات مجرمانه فعل دے، د هغے خلاف به سخت نه سخت کارروائی مونږ اوکړو، که دوئ مونږ سره خپل انفارمیشن شیئر کړی۔ لکه داسے انفارمیشن زما سره چا نه دی شیئر کړی نو یقیناً چه د دوئ معلومات وی نو هغه به Authentic هم وی نو که داسے څه وی هم او دوئ مونږ سره شیئر کړی نو انشاء اللہ تعالیٰ د هغے خلاف به کارروائی مونږ اوکړو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھی خبر ہے۔ مفتی صاحب! آپ حکومت کی مدد کریں، شیئر کریں اپنی انفارمیشنز۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر ؟

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 71 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 71 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر قدرتی وسائل و ترقی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف مقامات پر قدرتی ذخائر مثلاً کوئلہ اور ماربل موجود ہیں اور ان کانوں میں مزدور بھی کام کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2003ء سے تاحال مذکورہ ذخائر سے کتنی آمدنی ہوئی ہے، نیز حکومت مزدور طبقہ کو یومیہ مزدوری کے علاوہ کونسی سہولیات فراہم کرتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات و معدنی ترقی): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف مقامات پر قدرتی ذخائر مثلاً کوئلہ، ماربل، کرومائیٹ، سوپ سٹون، فیلڈ سپار، جپسم اور کئی دوسرے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں اور ان کانوں میں ہزاروں کی تعداد میں مزدور کام کر رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ ذخائر سے موصول آمدنی کی تفصیل (2008 سے تاحال)

1۔ رائیلٹی کی مد میں موصول آمدنی: 2008 تا 2010 -/284,358,034 روپے۔

2۔ ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں آمدنی: 2008 تا 2011 -/171,387,973 روپے۔

3۔ دوسری قسم کی فیسوں مثلاً درخواست، تجدید، ٹرانسفر اور سیمنٹ فیکٹریوں سے رائیلٹی وغیرہ سے آمدنی کی تفصیل: 2008 تا 11-2010 -/1,686,613,914 روپے۔

4۔ حکومت صوبہ خیبر پختونخوا/صوبہ میں موجود مختلف اقسام کی معدنیات کے کانوں میں کام کرنے والے ہزاروں مزدوروں کو مندرجہ ذیل سہولیات مہیا کر رہی ہے:

1۔ دس ہزار روپیہ جہیز گرانٹ فی بچی برائے شادی۔

2۔ مفت تعلیمی سہولت۔ گرائمر فولک پبلک سکولوں کے ذریعے۔

3۔ تین لاکھ روپے فوتگی گرانٹ۔

4۔ حادثات سے بچاؤ کی مفت ٹریننگ۔

5۔ دوران حادثہ کان میں پھنسے ہوئے مزدوروں کو بحفاظت نکالنے کیلئے ریسکیو کے انتظامات بہم پہنچانا۔

6۔ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں جو سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں تعلیم کیلئے درج ذیل شرح سے تعلیمی وضائف کی منظوری:

جماعت	شرح
(الف) دسویں جماعت تک طالب علموں کیلئے	200روپے ماہوار۔
(ب) دسویں جماعت کے بعد طالب علموں کیلئے	300روپے ماہوار۔

7۔ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کیلئے درج ذیل آبنوشی اور صحت کے منصوبوں کی منظوری جنکی تکمیل رواں سال متوقع ہے۔

1۔آبنوشی کے منصوبے:

نمبر شمار	نام منصوبہ	جگہ
1۔	آبنوشی (ٹیوب ویل)	شاہ کوٹ، ضلع نوشہرہ۔
2۔	آبنوشی (ٹیوب ویل)	شیروان، ضلع ایبٹ آباد۔
3۔	آبنوشی (ٹیوب ویل)	پلوڈھیری، ضلع مردان۔

2۔صحت کے منصوبے:

نمبر شمار	نام منصوبہ	جگہ
1۔	ڈسپنسری	غنڈوترکو، ضلع صوابی۔
2۔	ڈسپنسری	جنہ اسماعیل خیل، ضلع کرک۔
3۔	ڈسپنسری	بمپوخہ، ضلع بونیر۔
4۔	ڈسپنسری	جبہ خٹک، ضلع نوشہرہ۔

8۔ مزدوروں کو کام کی جگہ پر لانے اور لے جانے کیلئے ٹرانسپورٹ کی منظوری۔

9۔ ایمرجنسی کی حالت میں مزدوروں کے استعمال کیلئے ایمبولینس کی منظوری، علاوہ ازیں مزدوروں کو رہائشی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے ہاؤسنگ بورڈ کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: دا سوال جی دویم ځل دے چه دا راځی۔ د دے جی د راوړلو زما یو مقصد دے۔ دا جی ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں آمدنی کی تفصیل۔ دا جی تقریباً 17 کروړ روپئ راغلے دی او فیس وو، مثلاً درخواست دے جی، دیکښے جی تقریباً د ایک ارب

نه د پاسه روپئ راغلی دی او دا خلق چه کوم دی، دا مزدور کار خلق دی، ما مخکښې دلته یوه خبره کړې وه چه لیډی ریډنګ هسپتال کښې دا خلق مزدورئ او کړی، د دوئ د ننه هغه جراثیم لاړ شی او ډیر غریبان خلق وی، روز مره مطلب دا دے چه په دیهاړئ باندے کار کوی او دلته کښې بیا دوئ ته هیڅ څه نه ملاویږی۔ د سینے تکلیف وی ورته، د ګردو تکلیف وی، د پهیپهړو تکلیف وی نو زما دا ګزارش دے چه دغه خلقو د لاسه مونږ ته ډیره لویه پیسه راځی۔ یو حد د دوئ ته مقرر کړلے شی، حکومت څومره وی خو مطلب دا دے چه د دغه خلقو علاج معالجے باندے پیسے خرچ کړلے شی۔ ما بل ځل هم دا سوال هم د دے مقصد د پاره راوړے وو او اوس هم هغه درخواست دے جی حکومت ته۔

جناب سپیکر: دا مفتی صاحب، دا د کوئلے غرونو کښې چه کوم مزدوران کار کوی، د هغوی د پاره خبره کوئ؟

مفتی سید جانان: د هغوی د پاره چه چپسم کښې چه شوک کار کوی، د هغوی د پاره او د ماربلو کانونو کښې جی چه کوم خلق کار کوی، د هغوی د پاره جی زه دا خبره کوم۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سردار۔۔۔۔۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب پہلے، اس کے بعد شمعون یار خان! آپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، انہوں نے (ب) کے جواب میں یہ کہا ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا صوبہ میں موجود مختلف اقسام کی معدنیات کی کانوں میں کام کرنے والے ہزاروں مزدوروں کو مندرجہ ذیل سہولیات مہیا کر رہی ہے۔ اس میں انہوں نے (3) نمبر پہ کہا ہے کہ تین لاکھ روپیہ فوتگی گرانٹ ہے تو پچھلے مہینے غالباً بریلی کے مقام پر ایک کان گری ہے جس میں گیارہ مزدور فوت ہو گئے ہیں تو وہاں پہ انہیں صرف ایک ایک لاکھ روپیہ گرانٹ دی گئی ہے تو آیا حکومت مزید جو دو لاکھ روپیہ ان کا بقایا رہتا ہے جس طرح انہوں نے اس میں دیا ہے، وہ دینے کا ارادہ کب تک رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی۔ سردار شمعون یار خان۔

<u>سردار شمعون یار خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ کوئسچن میں Answer تو بڑا Briefly دیا گیا ہے، تمام سہولیات کے بارے میں اور مجھے پورا یقین ہے اور اگر کوئی جاننا بھی چاہے ڈیپارٹمنٹ سے، ممبر اسمبلی، کوئی بھی، تو یہ یہاں پہ جتنی بھی سہولیات دی گئی ہیں، ان میں سے کوئی بھی اپنی جگہ موجود نہیں ہے اور ضرورت پڑنے پر وہ مہیا بھی نہیں ہوتی ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں، یا منسٹر صاحب خود ہمیں بتادیں کہ انہوں نے Further کوئی Plan کیا ہے؟ یا ان تمام چیزوں میں سے کوئی چیز میسر ہے تو وہ بھی ہمیں بتادی جائے کہ کونسے ارادے ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی، لودھی صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر، یہ جو بڑا ہی افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے، یہ میری Constituency کا تھا، جس میں گیارہ لوگوں کی فوتگی ہوئی اور چار دن کے بعد ہم نے ان کو نکالا۔ میں شمعون خان کا بھی مشکور ہوں، چونکہ سردار صاحب کا، ایم این اے کا ایریا تھا اور انہوں نے بھی چکر لگایا تھا لیکن میں تو وہاں پورے چار دن رہا ہوں، آخری لاش نکلنے تک، تو جو آہ و بکا وہاں تھی، ہزاروں آدمی جمع ہو گئے تو اس میں ایک تو یہ ہے جی کہ یہ ایکٹ ہے، 'منرل' ایکٹ ہے کہ جب بھی کسی ایریا میں یہ لیز دیتے ہیں یا کنٹریکٹر کو دیتے ہیں، منسٹر صاحب کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک دو دفعہ Visit بھی کیا ہے، یہ اس ایریا کو اچھی طرح جانتے ہیں تو اس میں وہ روڈ بناتے ہیں جی اور روڈ کے کسی کو کروڑوں کے ٹھیکے دے دیئے ہیں، وہ اربوں میں کمائیں گے لیکن ان پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ روڈ کو Develop کریں۔ وہ روڈ ایسا ہے جناب سپیکر، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو Visit کراؤنگا، آپ دیکھ لیں، وہاں پیدل انسان نہیں چڑھ سکتا اور اس پر وہ جیپوں سے لا رہے ہیں اور اس روڈ کو بنانا موت کو دعوت ہے، تو میرے ایریا میں بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے جی، تو ایک تو وہ روڈ نہیں ہے، دوسرا یہ ہے کہ ہیلتھ یونٹ بنانا ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے، کتنی بڑی وہ ہے، وہ ہزاروں لیبر، سینکڑوں میں وہ ہوتے ہیں، ان کیلئے ہیلتھ یونٹ کا انتظام کیا جائے تاکہ ان کو 'فرسٹ ایڈ' مل جائے، کچھ ان کو ریلیف دی جائے اور اس کے بعد پانی کی سکیمیں جو ہیں نا، یہ ان کی ذمہ داری ہے اور اس کے بارے میں کچھ نہیں سوچا جا رہا، ان لوگوں کیلئے اور ان ظالموں نے یہ کیا ہے کہ بڑے بڑے انہوں نے عرب پاس اور ایسے لوگ بھیج دیئے ہیں، انہوں نے کیا کیا؟ لوکل لوگوں کو تھوڑی سی Incentive دیکر کہ آپ نکالیں، نکالیں آپ اور ہمیں Main road پر لاکر دیں۔ ان کو چار یا پانچ سو روپیہ دیہاڑی بچتی ہے اور یہ لوگ اس میں سے کروڑوں کماتے ہیں، ایک جیپ کے ساتھ دس ہزار روپے

کماتے ہیں اور لیبر کو دو چار سو یا پانچ سو روپے دیہاڑی پڑتی ہے۔ انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ 'مائنز' کا یہ ہے کہ اس میں ٹنل آپ کریں گے اور اس ٹنل میں Encroachment کریں گے کہ اس کے اوپر جتنا بوجھ ہے، اس کی Encroachment کریں تاکہ یہ بیٹھ نہ جائے۔ یہ Open میرے پہاڑوں کو کھود رہے ہیں، میری زمینیں تباہ کر دی ہیں، میرے لوگوں کو بیکار کر دیا ہے، اوپر سے بڑے بڑے پتھر آ گئے ہیں، سارے گاؤں تباہ ہو گئے ہیں اور میں مشکور ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کا کہ انہوں نے کچھ ان کی مرہم پٹی کیلئے لاکھ لاکھ روپیہ دیا اور گیارہ آدمی تھے، گیارہ لاکھ روپے دیئے لیکن یہ تین لاکھ کی بات تو اس میں ان کے محکمہ کی طرف سے کوئی اعلان ہونا چاہیئے کہ وہاں جو لوگ میرے وفات پا گئے ہیں اور اس کے بعد Illegal اور legal یہ کہہ رہے ہیں تو Illegal تو آپ کے Major contractors کرا رہے ہیں لوگوں سے، اس کو بند کیا جائے اور سب Major contractors کو بھی بند کیا جائے اور اس کے بعد اس کی روڈیں اور یہ چیزیں کریں پھر ان کو Allow کریں۔ جناب سپیکر، یہ بڑا ظلم ہو رہا ہے میرے علاقے میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بڑا Serious matter ہے جی۔ شازیہ اورنگزیب بی بی، آپ بھی مائننگ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب:</u> جی سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہ اسی 'مائننگ' سے؟

<u>محترمہ شازیہ اونگزیب خان:</u> جی بالکل۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بی بی۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ I want to be very brief۔ جناب سپیکر، یہ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا Settled areas کیلئے جو Facilities دی جا رہی ہیں تو کیا اسی طرح سے Tribal belt میں بھی یہی Facilities دی جا رہی ہیں کہ نہیں؟ اس میں جسطرح سے جناب، یہ میران شاہ میں کرومائٹس جہاں پہ نکلے ہیں، پھر اس میں جی، درہ آدم خیل میں جس طرح سے ابھی وہاں پہ کوئلے کی کان دریافت ہوئی ہے اور پھر مہمند ایجنسی میں وہاں پہ ماربل، اس پہ بھی کام ہو رہا ہے تو کیا وہاں پہ بھی یہی Facilities دی جا رہی ہیں جسطرح سے Settled areas میں؟ تو یہ پلیز اس کیلئے اگر مجھے وہ ذرا بریف کر دیں۔

جناب سپیکر: بی بی، یہ فریش کوئسچن میں آتا ہے، فریش کوئسچن آپ لکھ کر بھیج دیں تو اس کا Proper جواب مل جائے گا۔ ویسے جی، محمد علی خان! اس میں جو یہ اس وقت ہے۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، تاسو خو شازیه بی بی ته اووئیل، شازیه اورنگزیب ته چه فریش کوئسچن راوړئ خو دا زمونږ د فاټا خبره هم Related ده، ماربل سره ده، هلته جی د ښبنکلو اوبه هم نشته، هغه د جوهړ اوبه دی، ځناور ئے هم ښبنکی، انسانان ئے هم ښبنکی۔ هلته هم لیبر، مزدوران تقریباً میاشت، دوه میاشتو کښے درے ځلور کسان مری۔ هغوی له څوک هیڅ دغه نه ورکوی، امداد ورسره نه کوی۔ هغه هم انسانان دی او هغوی نه هم دوئ دا رائلټی ټیکس په کروړونو روپئ اخلی هر کال نو مهربانی اوکړئ، زه تاسو ته وایم جی، تاسو ته ریکویسټ کومه، تاسو هم دے کار سره او زه خپله هم دے کار سره Related یم، نو چه دا دیکښے څه انټرسټ واخلئ چه دا مسئله فاټا کښے ده چه دوئ له هم څه سهولتونه ورکړی۔

جناب سپیکر: جی۔ آنریبل منسٹر، مائنز، منرلز۔ یہ ایک Serious matter ہے، یہ جو Illegal Mining آپ کی ہو رہی ہے اور اس میں اتنی جانیں ضائع ہوئی ہیں، اس پہ پہلے تو آپ ان کو مطمئن کریں پھر سارا ہاؤس آپ سے کچھ اور بھی انفارمیشن چاہے گا جی۔

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی): جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی۔ مفتی صاحب نے جو سوال کیا ہے، اس میں انہوں نے قدرتی ذخائر کہ صوبہ سرحد میں، خیبر پختونخوا میں کون کونسے معدنی ذخائر پائے جاتے ہیں؟ جس کی تفصیل ہم نے جواب میں دی ہے۔ یہاں پہ تقریباً ہر قسم کے معدنی ذخائر موجود ہیں خیبر پختونخوا میں اور جہاں تک انہوں نے بات کی ہے آمدنی کی کہ وہاں پہ اس سے جو آمدنی ہوتی ہے، وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں ہم جمع کرتے ہیں لیکن صوبہ خیبر پختونخوا کے جتنے بھی مزدور ہیں، ان کو ورکر ویلفیئر بورڈ میں رجسٹرڈ کرنا پڑتا ہے لیکن وہاں پہ جو لوکل کنٹریکٹرز ہیں یا جو بھی ہیں، ابھی تک انہوں نے صحیح طریقے سے ان کو رجسٹرڈ نہیں کیا ہے البتہ یہاں پہ ایبٹ آباد میں جو واقعہ ہوا ہے، یہ بھی Illegal mining ہو رہی تھی اور یہ تقریباً روڈ سے آٹھ دس کلو میٹر کے فاصلے پر تھی، وہ روڈ سے بہت دور تھی، وہاں پہ وہ فاسفیٹ کی Illegal mining کر رہے تھے اور وہاں پہ ان کے اوپر پہاڑی تودہ گر گیا تھا جس سے تقریباً بارہ لوگ ہلاک ہو گئے

تھے، شہید ہو گئے تھے لیکن صوبائی حکومت کی طرف سے اسی وقت ان کو ایک ایک لاکھ روپے فراہم کئے گئے تھے، اگرچہ وہی لوگ Illegal mining میں ملوث تھے، ہم ان کو Recommend بھی نہیں کرتے تھے کہ ان کو یہ رقم دی جائے کیونکہ وہ Illegal mining کر رہے تھے لیکن پھر وزیر اعلیٰ صاحب اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے درمیان میٹنگ ہوئی کہ ان کو کچھ نہ کچھ دینا چاہیئے تو ایک ایک لاکھ روپے ہم نے ان کو دیئے ہیں۔ بقایا جو تین لاکھ روپے کی بات یہاں کو سچن میں جو ہم نے کی ہے کہ جو رجسٹرڈ 'مائنزاونر' ہیں، اور یجنل جو صحیح 'مائنزاونرز' ہیں، جس جس کو حکومت نے لائسنس دیئے ہیں، اگر انہوں نے اپنے مزدوروں کو رجسٹرڈ کیا ہے تو ان کو ورکر ویلفیئر بورڈ کیطرف سے تین تین لاکھ روپے معاوضہ دیا جائے گا، جو رجسٹرڈ مزدور ہیں، البتہ مفتی صاحب نے جو بات کہی ہے کہ جو میڈیکل سہولیات ہیں، وہ ان کو فراہم کی جائیں تو انشاء اللہ میڈیکل کی تمام سہولیات ان مزدوروں کو پہنچائی جارہی ہیں، ایسا نہیں ہے اور میرے بھائی شمعون خان نے جو بات کہی ہے کہ وہاں پہ یہ جو سکیمیں انہوں نے بتائی ہیں، یہ سائٹ پہ موجود نہیں ہیں۔ شمعون خان ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہمیں بتائیں کہ کہاں پہ سکیم نہیں ہے تو پھر ہم کوئی ایکشن کر سکیں گے لیکن یہ ہمیں بتادیں کہ کہاں پہ سکیم نہیں ہے؟ دوسری بات یہ کہ نلوٹھا صاحب نے جو بات کہی ہے، اس میں یہ ہے کہ وہاں پہ ہزارہ میں ایک چیز ہے، یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایبٹ آباد کے لوگ کہتے ہیں کہ Illegal mining ہو رہی ہے، اسے کیوں نہیں روکا جاتا؟ تو پورے ایبٹ آباد میں دو 'منزل' گارڈز ہیں، ان کے ساتھ ہری پور بھی ہے اور ایبٹ آباد بھی ہے تو دو 'منزل' گارڈز پورے ہزارہ ڈویژن یعنی ایبٹ اور ہری پور کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ ہم نے وہاں پر ایس ایس پی ایبٹ آباد کو ریکویسٹ کی ہے، وہاں پہ ابھی ہم چیک پوسٹ بنانا چاہتے ہیں اور ہمارے بڑے بھائی قلندر لودھی صاحب نے جو بات کی ہے کہ روڈ پہ جو مال آرہا ہے، اس پہ کانٹا لگانے کی بات کی ہے تو ان کی بات بالکل ٹھیک ہے، ان سے ہم نے اس پہ بات کی ہے اور یہ خود لگانا چاہتے تھے مگر ہم نے کہا کہ آپ خود آئیں اگر لگانا چاہتے ہیں تو 'منزل' ڈیپارٹمنٹ آپ کو سپورٹ کرے گا البتہ یہ ہے کہ ہماری ابھی کوشش ہے کہ ہمارا اپنا جو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے کے جتنے بھی 'منزل' گارڈز ہیں، ان کیلئے SNE ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں گے، اگر وہ پوسٹیں Create کرے تو انشاء اللہ ہم ہر جگہ پہ وہ کریں گے، تو اس وقت یہ Illegal mining کنٹرول ہو سکے گی۔ باقی میری بہن شازیہ اورنگزیب نے بات کی کہ PATA، تو میں انکے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ PATA فیڈرل گورنمنٹ کا وہ ایریا ہے، اس میں صوبائی حکومت کی کوئی مداخلت

نہیں ہے، وہ ACS PATA کے کنٹرول میں ہے، البتہ اگر وہ اس پہ بات کرنا چاہتی ہیں تو گورنر صاحب یا ایم این اے کے Through فیڈرل گورنمنٹ سے بات کریں تاکہ اس میں جو کمی ہے، وہ پوری ہو سکے۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپیکر! میں نے FATA کی بات کی ہے، PATA کی نہیں کی۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیوں ان کی اردو، آپ کو وزیر صاحب کی اردو پسند نہیں آئی؟

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب:</u> جناب سپیکر!

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر!

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب محمد علی خان:</u> جناب سپیکر!

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> نہیں، وہ اردو بڑی اچھی بولتے ہیں وزیر صاحب جی، لیکن۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> پانچوں کے پانچوں کھڑے ہو گئے ہیں، ایک بھی مطمئن نہیں ہوا؟

<u>جناب محمد علی خان:</u> بالکل جی۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب:</u> جناب سپیکر! میں نے FATA کی بات کی تھی، میں نے PATA کی بات نہیں کی اور مجھے PATA کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

<u>اراکین:</u> وزیر صاحب نے PATA ہی کہا ہے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی صاحب، مفتی جانان صاحب موؤر ہیں، موؤر کا پہلے حق ہوتا ہے۔

<u>مفتی سید جانان:</u> زهٔ جی دا وایمه کنه چه که دا غریبان خلق وی نو خانئ به مو جی چلیږی۔ دیکښے دا خبره نشته دے چه یا د حکومت پارټئ لاندے شی او یا اپوزیشن۔ زما یو ساده گزارش دے جی، دغه خلقو ته نهایت زیات تکلیف دے، دا د کمیټئ ته لاړ شی، منسټر صاحب د لږه مونږ سره گزاره اوکړی۔ دا خلق جی، یقین اوکړئ که تاسو دے هسپتال ته لاړ شئ او هغه خلق اوگورئ، خوک د دیرشو کالو او خوک د دوه دیرشو کالو، لږ لږ دوایانو د لاسه مړه کیږی جی۔ زه دا گزارش کوم چه دا د کمیټئ ته لاړ شی، منسټر صاحب هم څنو خبرو کښے

کیدے شی بے بسه وی چه هلته که په دے باندے بحث اوکړلے شی او د دغه غریبانو خلقو څه مداوا اوشی جی۔

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات و معدنی ترقی): زهٔ جی د مفتی صاحب نه دا تپوس کومه چه دوئ د یو مزدور مونږ ته اوښائی چه هغه ته دوائی نه ده ملاؤ شوے په کوم هسپتال کښے، دوئ د مونږ ته لږ هغه Identify کړی۔

مفتی سید جانان: اوس داسے چل به اوکړو جی، یو سړی وئیل چه ما شل گزه ټوپ وهلے وو نو بل ورته اووئیل چه دا گز او دا میدان۔ زهٔ اوس چه دا اجلاس ختم شی نو تا بوځم لیډی ریډنگ هسپتال ته، که نه وی، که مزدوران نه وی مطلب دا دے بیا به زما خبره دروغژنه وی، زهٔ اوس تا بوځم، اوس۔ هغه مخکښے، د هغه کلونو، د میاشتو خبرے پریږده، اجلاس ختم شی منسټر صاحب! زهٔ او ته اوس ځو، زهٔ اوس تا ته مزدوران ښائم هلته کښے۔ او جی، او۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ 'مائننگ' بڑا اور وہ فیلڈ ہے، اس میں منسٹر صاحب، ضرور کچھ نہ کچھ بیمار ہونگے جو مفتی صاحب اتنے اچھے ہیں، نیک آدمی ہیں، وہ ایک چیز پہ Insist کر رہے ہیں، آپ انکو ایشورنس دے دیں کہ ان کا ہم پورا علاج معالجہ، آپ جائیں گے ان کے ساتھ اور جو Care کر سکتے ہیں، وہ کر لیں۔

وزیر محنت: بالکل جی۔

جناب سپیکر: اس کا جواب یہی ہے، اصل۔

وزیر معدنیات و معدنی ترقی: بالکل جی، که مفتی صاحب کوم کمے وی، هغه به انشاء الله مونږ ته اوښائی۔

جناب سپیکر: آپ خود مورچہ سنبھال لیتے ہیں تو مورچہ نہ سنبھالیں۔

وزیر معدنیات و معدنی ترقی: مفتی صاحب د مونږ ته اوښائی چه کوم کوم ځائے کښے کمے دے چه هغه مونږ پوره کړو۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی جگہ بول رہا ہوں نا۔ نہیں تو آپ کیا چاہتے ہیں میرے وزیر صاحب سے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں سپیکر صاحب، آپ بہت اچھی باتیں کر رہے ہیں جی، صرف ہماری نمائندگی بھی کر رہے ہیں، میں نے جو ریکویسٹ کی ہے منسٹر صاحب سے کہ ایک ایک لاکھ روپے ان کی بڑی مہربانی ہے حکومت کی کہ بارہ لوگ جو ادھر مرے ہیں، بالکل وہ Illegal اگر کام ہو رہا تھا لیکن مزدوروں کا اس میں کوئی گناہ نہیں تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: غریب غریب ہوتا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وہ جو بندہ کر رہا تھا، اسکے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے لیکن مزید دو دو لاکھ روپیہ منسٹر صاحب ادھر اعلان کریں اسمبلی فلور پر جو ان غریبوں کا حق ہے، ان کو دیئے جائیں، دو دو لاکھ روپے جی۔ حکومت کی طرف سے ان کی مدد ہونی چاہیئے۔ جسطرح پہلے انہوں نے ایک ایک لاکھ روپے مدد کی ہے، اب مزید حکومت دو لاکھ روپے ان غریبوں کو، ان کے چولہے ٹھنڈے ہو گئے ہیں، ان کا کوئی وارث نہیں بچا ہے پیچھے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر معدنیات و معدنی ترقی: د نلوټها صاحب چه کومه خبره ده جی، په دے باندے زهٔ نلوټها صاحب ته صرف دا وایم چه دغه کسانو له، دوئ Illegal mining کولو، غیر قانونی کارئے کولو خو بیا هم ورله حکومت یو یو لاکھ روپئ ورکړے۔ البته یو خبره دا ده که دوئ لیګل وے او دوئ قانونی وے نو دوئ به ورکر ویلفیئر بورډ سره ځان رجسټر کړے وو، هغوی ته به بیا درے درے لکھه روپئ ملاویدے خو دا Illegal دی، البته دا ده چه مونږ د دوئ خلقو خلاف ایف آئی آر درج کړے دے دا چا چه Illegal mining کولو نو انشاء الله کوشش به مو هم دا وی چه چا Illegal mining کولو، د هغوی خلاف هم مونږ سخت نه سخت کارروائی اوکړو۔

جناب سپیکر: د ډیپارټمنټ خلاف هم اوکړئ او دا دغه۔ جی شیر اعظم خان وزیر صاحب، آپ کچھ ورکر ویلفیئر بورڈ کے، تو آپ بڑے ہیں جی۔ شیر اعظم وزیر صاحب۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): اعوذ باالله من الشیطان الرجیم، بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ سر، دا خبره چه کوم د دوئ مینځ کښے ده، اردو میں بات کرونگا کیونکہ ہمارے ہزارہ کے۔۔۔۔

اراکین: پښتو کښے ، پښتو کښے۔

وزیر محنت: پښتو کښے نه اردو کښے به وایم۔

جناب سپیکر: پښتو کښے اووایئ خیر دے۔

وزیر محنت: سر، بات یہ ہے کہ اگر یہ ہمارے لیبر ڈیپارٹمنٹ کے EOBI کے ساتھ رجسٹرڈ ورکر ہوتے تو ان کو تین لاکھ کے بجائے پانچ لاکھ Death grant ملتی، تین لاکھ نہیں ہیں پانچ لاکھ ہیں، It has been raised لیکن یہ ہمارے ساتھ رجسٹرڈ لیبر نہیں ہیں، ان کا اپنا فارمولہ ہے رجسٹرڈ لیبر کا کہ ان کی تو بہت زیادہ Incentives ہیں، ان کو مفت تعلیم ہم مہیا کر رہے ہیں، We are providing free Education اور اس کے علاوہ Free accommodation، ہم کوارٹرز اور فلیٹس وغیرہ بھی الاٹ کرتے ہیں جو کہ 'اونرشپ' کی بنیاد پر ان کا حق ہے اور ہم نے Intermediate level سے آگے جا کے گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور ہائر ایجوکیشن، Foreign میں بھی ہم سکالرشپ دیتے ہیں۔ دس لاکھ روپے فی سٹوڈنٹ پوسٹ گریجویشن کیلئے دے رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو ہمارے پاس رجسٹرڈ ہوں، ان کو جہیز فنڈ دیتے ہیں، پہلے ایک لڑکی کیلئے جہیز تھا 70 ہزار، جس کو ہم نے Raise کیا Up to two lac، اب دو لاکھ دے رہے ہیں اور مزدور کے جتنے بچے ہوں، وہ سب حقدار ہیں۔ چونکہ یہ سلسلہ ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا ہے، مائنز ورکرز ہیں، Unregistered ہیں، وہ اس Net میں نہیں آئے ہیں جو Net ہے ہمارے مزدوروں کا، ہمارے مزدوروں کا اپنا فارمولہ ہے، وہ EOBI کے ساتھ رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور وہ کارڈ حاصل کرتے ہیں۔ اگر وہ کارڈ ہولڈر ہوں Then we are prepared to help them out۔

جناب سپیکر: یہ علاج معالجے کی جو بات ہو رہی ہے، Free treatment تو وہ۔۔۔۔

وزیر محنت: علاج معالجہ تو مسٹر سپیکر، جناب سپیکر، آپ اپنی جیب سے بھی کچھ کریں، ہم بھی کریں گے، ہم سب کریں گے، میں خود تیار ہوں، وہ تو اپنی جیب سے ہوگا۔ سرکاری ورکرز کا جو فنڈ ہے، Which is managed by the Federal Government in the Ministry of Labour and Manpower, now renamed as Human Resource Development under the Workers Welfare Fund, Islamabad through the four Workers Welfare Board at the Provincial Head Quarters Karachi, Lahore

آفیئرز، جو بھی مزدوروں کی فلاح و بہبود کے کام ہیں، وہ ہم Deal کرتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔ Peshawar and Quetta، یہ Four Boards جو ہیں نا Manage کرتے ہیں ورکر ویلفیئر

جناب سپیکر: ابھی جو مفتی صاحب کا مسئلہ ہے، وہ بیمار پڑے ہیں ہسپتال میں، ان کا علاج کچھ ہو سکتا ہے کہ نہیں ہو سکتا؟

وزیر محنت: مفتی صاحب کا Individual مسئلہ ہو گا، ہم مدد کیلئے تیار ہیں، ہمارے آنریبل برادر ہیں۔ We will help him more. Thank you very much.

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو جی۔ ان کے ساتھ پوری مدد کریں جی۔ شاہ حسین صاحب، شاہ حسین۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب! میں وزیر صاحب سے اس ضمن میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ بہت لمبا ہو گیا ہے جی، یہ کوئسچن۔ یہ انہوں نے وعدہ کیا کہ موؤر جن Patients کی نشاندہی کریگا، ان کی وہ Help کریں گے۔ باقی رہی جو دوسری بات، وہ Illegal mining والی اور جو ڈیپارٹمنٹ ایکشن لے رہا ہے، لے لیا ہے تو وہ۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی سید جانان: هغه خو عامه خبره ده۔

جناب سپیکر: هں جی؟

مفتی سید جانان: هغه خو عامه خبره ده۔

جناب سپیکر: عامه خبره ده۔

مفتی سید جانان: ما عامه خبره کړے ده۔

جناب سپیکر: نه Patients خو شته کنه، بیماران خو شته کنه، بیماران خو په هسپتال کښے پراته دی کنه؟

مفتی سید جانان: بالکل، هم شته دے ورکښے، اوس هم شته دے، مخکښے هم وو او راتلونکی وختونو کښے دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس شیر اعظم وزیر صاحب سرہ بہ تاسو دغہ کوئ جی۔ شاہ حسین صاحب، سوال نمبر؟

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر76۔

جناب سپیکر: جی۔

* 76 _ جناب شاہ حسین خان: کیاوزیرمال ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مال میں پٹواری گریڈ5اور تحصیل ریونیواکاؤنٹنٹ (TRA) 07 میں تعینات ہوئے ہیں اور محکمہ خزانہ کے نوٹیفیکیشن کے تحت پٹواری کی آسامی کو گریڈ05 سے گریڈ09 کر دیا گیاہے جبکہ تحصیل ریونیواکاؤنٹنٹ (TRA) کوتاحال اپ گریڈ نہیں کیا گیاہے؛

(ب) اگر(الف) کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) محکمہ مال میں تعینات پٹواریوں اور تحصیل ریونیواکاؤنٹنٹ (TRA) کی سرکاری ذمہ داریوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیزپٹواری کی آسامی کوکس بنیاد پراپ گریڈ کیاگیاہے؛

(ii) صوبے میں تحصیل ریونیواکاونٹینٹس (TRAs) کی کل کتنی آسامیاں ہیں، کتنی اور کہاں کہاں خالی ہیں، نیز تحصیل ریونیواکاونٹینٹ (TRA) کی بھرتی اور پروموشن کے طریقہ کار کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(iii) آیاحکومت پٹواری کی آسامی کی طرح تحصیل ریونیواکاونٹینٹ (TRA) کی آسامیاں بھی گریڈ07 سے گریڈ11 میں اپ گریڈ کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائیں جائیں؟

سید قلب حسن (وزیرمال): (الف) محکمہ مال میں پٹواری گریڈ 5 اور تحصیل ریونیو اکاونٹنٹ 07 (TRA) میں تعینات ہوئے ہیں اور محکمہ خزانہ کے نوٹیفیکیشن کے تحت پٹواری کی آسامی کو اپ گریڈ کرکے گریڈ05 سے گریڈ09 کر دیا گیاہے۔ تحصیل ریونیواکاؤنٹنٹ (TRA) کی اپ گریڈیشن کے معاملہ پر بورڈ آف ریونیو کام کررہاہے اور دوسرے صوبہ جات سے معلومات اکٹھی کررہاہے۔

(ب) (i) محکمہ مال میں پٹواریوں کی مختلف ذمہ داریاں ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ تحصیل ریونیواکاؤنٹنٹ کاکام تحصیل کی سطح پر محکمہ مال کے سرکاری واجبات کو سرکاری خزانہ میں جمع کرنااوراس کا حساب کتاب رکھناہے۔ پٹواری کی ذمہ داریوں اور کام کے بوجھ کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے صوبائی کابینہ کی منظوری کے بعدپٹواریوں کا گریڈ05 سے بڑھاکر گریڈ09 کیاگیاہے۔

پٹواری کے عام فرائض

1۔ سال میں دو بار معائنہ فصلات کریگا۔ گرداوری خریف وربیع فصلوں کا اندراج کریگا۔

2۔ چار سال بعد چار سالہ/رجسٹر حقداران زمین مرتب رکھے گا۔ نقشہ جات پر نظر ثانی کریگا۔

3۔ انتظامات تقسیم ارضیات، مالیہ، لگان، تقاوی یا اپنے حلقہ کے ایسے دیگر معاملات سرانجام دیگا جن کا حکم اس کو ریونیو افسران کی طرف سے دیا جائے۔

4۔ پوست کی کاشت سے متعلق قوائد پر لازماً کاربند رہے گا۔ زرعی نقصان کے مداوا کے سلسلے میں ہر قسم کی معاونت کریگا، انتخابات میں مدد دیگا۔

5۔ آبپاشی سے متعلق امور کی بجاآوری کریگا۔

6۔ حلقہ میں ہر قسم کی انسانی وبائی امراض کی رپورٹ کریگا۔

7۔ فصلوں پر اثر انداز ہونے والی آفات کی رپورٹ محکمہ زراعت کو کریگا اور مویشیوں کی وبائی امراض کی رپورٹ کریگا۔

8۔ زمین، فصل، مویشیوں یا کاشتکاروں کو پہنچنے والے کسی سنگین نقصان کی اطلاع اپنے افسران کو کریگا۔

9۔ دیہی ترقی کے کاموں کو بہتر کرنے میں متعلقہ محکمہ کے ملازمین کی مدد کریگا۔ رجسٹر اموات وپیدائش کا معائنہ اور پڑتال کریگا۔

10۔ بوقت دورہ متعلقہ ریونیو افسران کو ہر قسم کی مدد دیگا۔

11۔ بروبرآمدی سے متعلق امور پر کارروائی کریگا۔

12۔ سرکاری زمینوں پر تجاوزات کے امور پر کارروائی کریگا۔

13۔ پنشنروں اور نمبرداروں کی فوتگی کے امور پر کارروائی کریگا۔

14۔ کاشتکاران کی ترک وطن یا تبدیلی وطن سے متعلق امور پر کارروائی کریگا۔

15۔ ہر ماہ کے پہلے چار یوم تحصیل آفس میں حاضری کریگا۔

16۔ عوام کو نقولات کاغذات فراہم کریگا۔

17۔ داخل خارج کا اندراج (انتقالات کا درج کرنا)

18۔ پٹواری اپنے حلقے میں ہونے والے جرائم کی رپورٹ کریگا۔

19۔ اپنے حلقہ میں جلسوں اور اس میں کی گئی تقاریر پر رپورٹ لکھے گا۔

20۔ مالیہ اور دیگر سرکاری واجبات کی وصولی میں مدد کریگا۔

21۔ مقدمات مال میں اور دیوانی و فوجداری عدالتوں میں ہمراہ ریکارڈ پیش ہو کر شہادت دینا، بینکنگ کورٹس، نیب، اینٹی نارکاٹکس مقدمات میں پیش ہونااور ضروری دستاویزات/نقولات کافراہم کرنا۔

22۔ حصول اراضی کے سلسلے میں ضروری کاغذات/ریکارڈ کی تیاری اور متعلقہ محکمہ کوارسال کرنا۔

23۔ زراعت شماری، مردم شماری، خانہ شماری میں متعلقہ محکموں کے ساتھ کام کرنا۔

24۔ زرعی قرضوں کیلئے زرعی پاس بک کی تیاری۔

25۔ سرکاری واجبات مثلاً زرعی ٹیکس، لینڈ ٹیکس، سابقہ بقایاآبیانہ کی وصولی۔

(ii) ہر تحصیل میں TRA کی ایک آسامی ہوتی ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوامیں تحصیل ریونیواکاؤنٹنٹ کی کل 57آسامیاں ہیں جن میں ڈیرہ اسماعیل خان میں 2، بٹگرام میں 1، بنوں میں 1، بونیر میں 2، چارسدہ میں 1، دیر لوئر میں 6، کرک میں 1، جبکہ ضلع سوات میں TRA کی ایک آسامی خالی ہے۔ اسی طرح مذکورہ اضلاع میں TRA کی کل 15 آسامیاں خالی ہیں۔ رولز کے مطابق TRA کی آسامی کی تعیناتی بذریعہ DPC پٹواریوں سے جو بارہ ہفتے کی ٹرینگ بحیثیت واصل باقی نویس کی ہو، کی جاتی ہے۔

(iii) جی ہاں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب شاہ حسین خان: نہ جی، محکمے خو ډیر ښکلے جواب را کړے دے خو منسٹر صاحب د پہ دے ہاؤس کښے یقین دھانی را کړی چہ پہ دے باندے بہ کلہ پورے کار اوشی او د دے TRA د اپ گریډیشن دا مسئلہ بہ کلہ پورے حل شی؟ نور جواب ئے ٹھیک را کړے دے۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا کوئسچن چہ دے دا جی د کلاس فورو قصہ چہ څومرہ دہ، دا مختلف ٹائم باندے مختلف ممبرانو رااوچتہ کړے دہ جی۔ کمیٹیانو تہ سر تلے دہ جی او بیا پہ ھغے کښے جی فیصلے شوے دی۔

جناب سپیکر: نہ، دا 76 ستاسو کوئسچن دا د پٹواریانو دے، دا پٹواریان دی؟

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sorry ji, sorry.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دیکبنے زما یو گزارش دے۔

جناب سپیکر: جی جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: زہ جی دے وزیر موصوف صاحب تہ یو درخواست کومہ پہ دے ضمن کبنے چہ دا پٹواری خو دے پیژنی جی او د دوئ ھغہ شناخت ھم معلوم دے ، آیا د دوئ د اخلاقی تربیت ھم څہ پروگرام شتہ، څہ ارادہ شتہ کہ نشتہ؟

جناب سپیکر: تاسو بہ ورلہ ٹریننگ لہ او Sermon لہ راځئ جی؟ آنریبل منسٹر صاحب فار ریونیو۔

سید قلب حسن (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں تفصیل سے اس میں جواب آیا ہوا ہے اور شاہ حسین صاحب اس سے مطمئن بھی ہیں جو اس کا کوئسچن ہے کہ TRA کو کب تک Promote کرینگے؟ یہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے اور اس میں جس مقصد کیلئے یہ کوئسچن Raise کیا گیا ہے تو اس میں ہم Already کام کر رہے ہیں، انشاء اللہ جلد سے جلد ان TRAs کو گیارہ سکیل پر پروموشن دینگے اور وہ مفتی صاحب کی جو بات ہے تو ہم ایک سیمینار کا پروگرام بنالینگے اور مفتی صاحب ان کو پھر درس دے دیں۔

جناب سپیکر: نصیحت اور Sermon بھی دینگے؟

وزیر مال: ہاں جی۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر جی؟

* 74 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر لیبر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ دور حکومت میں لیبر سکولوں میں کلاس فور ملازمین تعینات کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ دور میں جن جن اضلاع کے لیبر سکولوں میں کلاس فور ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام، ولدیت، سکونت، اخباری اشتہار کی کاپی اور ٹیسٹ انٹرویو کے جملہ کاغذات کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں لیبر سکولوں میں کلاس فور ملازمین تعینات کئے گئے ہیں۔

(ب) موجودہ دور حکومت میں بھرتی کئے گئے مختلف سکولوں میں کلاس فور ملازمین کی تفصیل بمعہ نام ولدیت اور سکونت ایوان کو فراہم کی گئی۔ مزید یہ کہ کلاس فور ملازمین کی بھرتی مجاز اتھارٹی کی صوابدید ہے اور اس کیلئے کسی اخباری اشتہار، ٹیسٹ یا انٹرویو کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: بل سپلیمنٹری سوال شته؟

مفتی سید جانان: دیکښے جی سپلیمنٹری سوال دا دے کنه، دوئ وائی چه کلاس فور، مزید یہ کہ کلاس فور ملازمین کی بھرتی مجاز اتھارٹی کی صوابدید ہے، زه جی دا تپوس کوم چه دا سکولونه جی، دا یو ډی آئی خان کښے دے، بل صوابئ کښے دے، یو مردان، هری پور، کوهاټ او دیکښے چه کوم کلاس فور ئے بهرتی کړی دی کوهاټ، هری پور، صوابئ، نوشهره، مردان، پشاور، ډی آئی خان، کرک، لکی مروت، سوات، بنوں دیارلس ضلعو نه ئے ورکښے بهرتی کړی دی۔ آیا دا مقامی خلق جی بهرتی کول پکار دی که د نورو ضلعو نه بهرتی کولے شی ورکښے که نورو ضلعو نه بهرتی کولے شی جی؟ د هنګو کسان وو، منسټر صاحب د ما ته دا اووائی چه ولے نه دی بهرتی شوی تر اوسه پورے؟

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد ملک صاحب!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا زما سپلیمنٹری کوئسچن دے جی، تمهید خوئے ما غلطئ سره مخکښے سوال سره اوتړلو جی، خو سر دا کلاس فور مسئله چه ده، دا په یو ځل نه راځی، دا بار بار راځی، مختلف ممبران ئے رااوچتوی او د هغے نه پس سر په دے کمیټیانو کښے رولنګز شوی دی سر، هغه رپورټ دلته پیش شوے دے۔ سر، دے کلاس فور کښے اوګورئ سوائے د نوشهره ډسټرکټ نه نور هر یو ډسټرکټ کښے بهر ډسټرکټ نه کلاس فور راغلی دی۔ سر، زه دا دوه درے ریفرنسز هم درکومه چه کوم مونږ اوس اوس داسے یو سب کمیټی جوړه کړے وه جی چه په هغے کښے د ایګریکلچر یونیورسټئ کیس وو۔ یو سر، دا 1993 دے Supreme Court Monthly Review 1287, 1997 Supreme Court Monthly Review 1043, PLD 1997 Supreme Court 835۔ سر، دا

سپریم کورټ درے څلور چه ما ته اوس ملاؤ شول جی، دا ځکه ملاؤ شول چه دا مونږ اوس اوس په کمیټئ کښے په ایګریکلچر یونیورسټئ کښے چه فیصله کوله په هغے Minutes کښے دا مونږ دغه کړی دی سر۔ بیا سر، رولز هم وائی چه Preference به لوکل له ورکوئ جی، نو سر، زه دا تپوس کومه چه سپریم کورټ هم وائی، رولز هم وائی، دا اسمبلی هم وائی، دا ممبران استحقاق هم راولی او په دومره ډسټرکټس کښے سوائے د نوشهره نه هر یو ډسټرکټ کښے، زمونږ په پیښور کښے اووه کسان بهر دی خو داسے تاسو ټول اوکړئ په هر یو ډسټرکټ کښے د بهر ډسټرکټ کسان راغلی دی۔ زه دا تپوس کوم سر چه د ډیره اسماعیل خان کس هغه چه پیښور کښے نوکری کوی او د کلاس فور په تنخواه ئے کوی نو هغه به څنګه ګزاره کوی سر؟ رینټ به څنګه ورکوی او دا نور به څنګه ورکوی؟ نو سر، زما خیال دا دے، زما سوال دا دے چه دا د دے ایوان پریویلج نه جوړیږی چه بار بار په دے باندے د اسمبلئ د طرف نه رولنګ راځی، بار بار سپریم کورټ کوی او مونږ دا خبره نه منو نو د دے څه علاج پکار دے۔ زما کوئسچن دا دے چه دا پریویلج جوړیږی که نه جوړیږی؟

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ملک ستار صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ود ریږئ دے پسے جی۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، اس سوال کا جو جز نمبر (iii) ہے، اس کے جواب کے مطابق ورکرز ویلفیئر بورڈ کی پالیسی کے مطابق ہر ضلع میں ورکرز کے بچوں کیلئے سکول قائم کئے جارہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں بھی اس سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر ہوں۔ اس ورکرز ویلفیئر بورڈ پہ ہمارے کافی ورکشاپس ہو گئے، مختلف لوگوں کی طرف سے تجاویز آئیں۔ Devolution کے بعد ورکرز ویلفیئر بورڈ پہ جو ایک نقطہ نظر آیا تھا ان کا، جب یہ صوبے کے پاس آئے گا تو صوبہ اس Burden کو نہیں اٹھا سکے گا، جس میں سے یہ سارے جتنے ان کے ادارے ہیں، چاہے ہاسپیٹلز ہیں، سکولز ہیں ورکرز ویلفیئر بورڈ میں، وہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ سارے ختم ہو جائیں گے، تباہ ہو جائیں گے۔ تو کیا اس سلسلے میں جس پر کل ہماری اسمبلی نے اپنا Well دیا ہے، ریزولیوشن میں، اس سلسلے میں اسے مرکز کو دینے کی بات کی گئی، اسی طرح

کیاورکرز ویلفیئر بورڈ کے بارے میں یاجہاں وزیر صاحب نے اس پہ سوچا ہے کہ کیا صوبے کے پاس آنے کے بعد اس کے اثرات نقصان دہ ہوتے ہیں اس بورڈ کیلئے؟ یا تو واپس مرکز کو دینے کی بات کی تھی تو یہ میں مختلف ورکشاپس میں شامل رہا ہوں تو میں ان کے Well کو ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی فنا صاحب۔ڈاکٹر فنا صاحب، Last supplementary جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ اس میں ہم اگر دیکھیں تو ڈسٹرکٹ کوہاٹ کے چھتیس کلاس فور کی پوسٹوں میں سے چودہ جو ہیں، وہ ڈسٹرکٹ کوہاٹ سے باہر کے لوگ ہیں اور پھر جس علاقے میں سکول ہے، میرے حلقے میں سکول ہے اور میرے حلقے کا اس میں ایک آدمی بھی نہیں ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، بل یو ډسټرکټ صوابئ کښے 4 اوګورئ جی، دا د سرګودهے یو سړے شوے دے۔ دا ډسټرکټ صوابئ لسټ کښے نمبر 4 اوګورئ سر، دا د سرګودهے سړے شوے دے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار لیبر۔ دا Last question، ما مخکښے نه وئیلے دے Last supplementary. جی۔

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): اعوذ بااللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سر، د لیبر ډیپارټمنټ په باره کښے ډیر تفصیل سره دلته زما آنریبل برادرز، ممبرز Deliberate کړه۔ میں اردو میں بات کرونگا کیونکہ زیادہ تر ہمارے ہزارہ کے بھائی بات کر رہے تھے۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ، جس طرح نام سے ظاہر ہے کہ It is Workers Welfare Board for the workers، مزدوروں کی فلاح و بہبود کا ادارہ ہے، یہ ادارہ Establish ہوا ہے 1971 آرڈیننس کے تحت، Controlled by the Worker Welfare Fund in Islamabad, in the Ministry of Labour and Manpower which was devolved in 18th amendment, no doubt but was retained later on by the Federal Government in the IPC, Inter Provincial Coordination, for six months; then it was renamed as HRD, Human Resource Development, meaning thereby that it is not shifted to the Provinces because it is not practicable، نمبر ون۔ Secondly جو ریکروٹمنٹ ہوتی ہے، ہمارا اپنا آرڈیننس ہے This is Workers Welfare Fund۔ 4% ورکرز کا فنڈ ہے، 4% Industrialists کا ہے، یہ جمع ہوتا ہے مرکز میں Labour and Manpower Department

میں۔ پھر ورکرز ویلفیئر فنڈ Distribute کرتا ہے چاروں بھائیوں میں، چاروں صوبوں میں، چاروں ورکرز ویلفیئر بورڈز کے Through، وہ ورکرز کی ویلفیئر کیلئے سکولز قائم کرتے ہیں، کالونیاں قائم کرتے ہیں، انڈسٹریل ہومز قائم کرتے ہیں، میڈیکل سنٹرز قائم کرتے ہیں، یہ Under Ordinance 1971، Sorry 1997، جس میں یہ لکھا ہے Under section 1.2 کہ: "All persons appointed on regular basis in whole-time employment of the Workers' Welfare Board۔ نمبر 2، These shall not apply to the Chairman Workers Welfare Board who happens to be the Secretary Welfare, to be the Secretary Labour of the Provincial Government. Persons appointed on contract or work-charge basis or those paid from the contingencies or appointed on contract basis"۔ نمبر ون، یہ رولز ریگولیشنز ان پر Apply نہیں ہوتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ورکرز کا فنڈ فیڈرل گورنمنٹ Manage کرتی ہے، ان پر فیڈرل گورنمنٹ کے رولز Apply ہوتے ہیں اور پراونشل گورنمنٹ کا ایک Penny بھی اس میں نہیں ہے۔ جب پراونشل گورنمنٹ کی Involvement financially نہ ہو تو فیڈرل رولز ریگولیشنز Apply ہوتے ہیں، ادھر سکندر عرفان صاحب بیٹھا ہو گا، ادھر زرشید صاحب بیٹھا ہو گا، جتنے بھی سکولز ہم نے نئے کھولے ہیں During our period، 2008 سے 2011 or 2012 تک، وہ ہم نے Mostly متعلقہ آنریبل ممبرز برادرز کو Confidence میں لیا ہے۔ امجد آفریدی کا علاقہ ہے جو فنا صاحب بتا رہے ہیں، اس کیلئے ہم نے پانچ کلاس فور کئے ہیں۔ سو وہ ہم لا سکتے ہیں جدھر سے بھی ہوں کیونکہ قانون ہے، اپنے ورکرز ویلفیئر بورڈ آرڈیننس کے تحت ہم اپوائنٹمنٹ کر رہے ہیں، پھر بھی فنا صاحب کیلئے بھی میں نے اپوائنٹمنٹ کی ہے، ہمارے برادرز جو ہیں۔ اس کے علاوہ قلب حسن صاحب تشریف رکھتے ہیں، ان کیلئے بھی میں نے پانچ آدمی اپوائنٹ کئے ہیں کلاس فور، ہر ایک کیلئے کئے ہیں۔ کوشش کی ہے، شباب صاحب کیلئے کئے ہیں اپنے سکولوں میں، زیارت کاکا صاحب پرویز خٹک صاحب کیلئے کئے ہیں لیکن ہم نے اپنے دائرہ کار، طریقہ کار اور Rules regulation within the four corners of law، رولز ریگولیشنز کے مطابق کئے ہیں، جو ممبر Satisfy نہ ہو I can bring all the laws, bylaws and discuss it and deliberate it with him in the lobby or some where else or in your office. I can make-----

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ مفتی سید جانان صاحب۔

(شور)

مفتی سید جانان: دا سے خبرہ نہ دہ جی، دا سے خبرہ نہ دہ۔ یو سرے د انگلش دوہ الفاظ وائی، پہ دے د خلق نہ مغلوبہ کوی۔

جناب سپیکر: جواب آگیا ہے، ایک نوٹس دیدیں تو اس پہ Detail discussion ہو جائے گی نا۔

مفتی سید جانان: بالکل جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: بالکل جی، پہ دے باندے نوٹس پکار دے۔

مفتی سید جانان: بس ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نوٹس دیدیں، Written notice۔ بس ٹھیک ہے، Written notice دیدیں جی۔ وہ نوٹس آگیا۔ مفتی سید جانان صاحب، او شو۔

مفتی سید جانان: جی سر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 83۔

جناب سپیکر: جی۔

* 83 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر محنت وافرادی قوت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں موجودہ دور حکومت میں مختلف اضلاع میں لیبر سکولز قائم کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سکولز کن کن اضلاع میں بنائے گئے ہیں، سکولوں اور سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تفصیل ضلع وائز اور سکول وائز فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعداد، جملہ کوائف بمعہ ڈومیسائل ٹیسٹ انٹرویو کے کاغذات اور ناکام امیدواروں کے جملہ کاغذات کی بھی تفصیل فراہم کی جائے، نیز دیگر تعینات عملہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(iii) جن اضلاع میں مذکورہ سکولز نہیں بنائے گئے، اس کی وجوہات بھی بتائی جائیں، نیز ضلع ہنگو میں لیبر سکول کیوں نہیں بنایا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر(وزیر محنت): ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں مختلف اضلاع میں لیبر سکولز قائم کئے گئے ہیں۔

(i) مذکورہ سکولز ضلع ڈی آئی خان، صوابی، مردان، ہری پور اور کوہاٹ میں قائم کئے گئے ہیں۔ ان سکولوں میں بچوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد، جملہ کوائف بمعہ ڈومیسائل ٹیسٹ انٹرویو کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ ناکام امیدواروں کی تعداد ہزاروں میں ہے لہذا اس کی تفصیل بنانا ممکن نہیں ہے۔

(iii) ورکرز ویلفیئر بورڈ کی پالیسی کے مطابق ہر ضلع میں ورکرز کے بچوں کیلئے سکول قائم کئے جارہے ہیں جس کیلئے ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد سے منظوری اور فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔ جن جن اضلاع کیلئے ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد سے منظوری اور فنڈ مہیا کئے گئے ہیں، وہاں پہ سکول قائم کردیئے گئے ہیں۔ ضلع ہنگو کیلئے جیسے ہی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے منظوری اور فنڈز مہیا ہو جائیں گے تو وہاں پر بھی ورکرز کے بچوں کیلئے سکول قائم کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښې شته؟

مفتی سید جانان: دیکښې جی سپلیمنټری سوال دا دے، ما اخر کښې جی غوښتی دی کہ جن اضلاع میں مذکورہ سکولز نہیں بنائے گئے، اس کی وجوہات بھی بتائی جائیں، نیز ضلع ہنگو میں لیبر سکول کیوں نہیں بنایا گیا، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر محنت: Mr. Speaker Sir, he is right in saying like this کہ ہنگو میں ایک سکول ہونا چاہیئے۔ وہ میں طریقہ کار بتاتا ہوں، He is my brother and colleague، میں اس کو طریقہ کار بتاؤنگا کہ جدھر بھی لیبر سکولز Establish ہو رہے ہیں، وہاں پر Units ہونے چاہیئں، فیکٹریز ہونی چاہیئں، انڈسٹریز ہونی چاہیئں جبکہ ہنگو میں کوئی بھی انڈسٹری نہیں ہے، کوئی بھی ورکر نہیں ہے لیکن میں ڈائریکٹر لیبر کو اس کیلئے ایک طریقہ بتا سکتا ہوں۔ ڈائریکٹر لیبر کو ڈائریکٹ کرونگا کہ He sit with him اور جو بھی کوہاٹ میں، کوہاٹ میں ہمارے دو سکولز ہیں، ادھر جو بھی مزدور آتے ہیں، وہ ہنگو سے بھی آ سکتے ہیں تو ہنگو سے بھی Belong کرتے ہیں، وہ Data لے گا۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی میٹنگ میں پیش ہوگا۔ بورڈ کے ممبرز جو کہ 22 ممبران ہیں، اس کو Approve کرینگے۔ ہم ویلفیئر فنڈ اسلام آباد بھیجیں گے پھر سکول کی منظوری ہوگی۔ یہ طریقہ کار ہے میرے بھائی جان۔ Satisfied؟

He don't need any reply, any responding in the due ہو گئے، لہذا Satisfied course of time۔ سیکرٹری اسمبلی صاحب نے لکھا ہے کہ No reply received، Reply ہم نے بھیجی تھی In detail، آپ کے نوٹس کیلئے بھی بھیجی تھی لیکن انہوں نے Attach نہیں کی ہے۔ انہوں نے Attach نہیں کی ہے حالانکہ I have got a copy with myself، میرے پاس ہے، میں ان کو Convince کرونگا اور اس سکول کے Establishment کے سلسلے میں طریقہ کار بتادوں گا، Are you satisfied؟

سید قلب حسن: که نه وی نو ورته او وا یه چه قلب حسن به مو Satisfy کړی۔

وزیر محنت: او که نه وی نو قلب حسن صاحب به ئے Satisfy کړی، پوهه به ئے کړی څکه چه قلب حسن صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں مشکور ہوں کیونکہ دوبارہ موقع آگیا ہے۔ سر، Basically اگر ہم اسکو اس انداز میں دیکھیں تو آپ کے جو ایمپلائز ہیں، جو چند ریگولیشنز ہوتی ہیں، وہ ان پر Binding ہوتی ہیں، جیسے یونیورسٹیز ہوتی ہیں They are governed through statutes۔ آپ کے جو باقی ایمپلائز ہیں، ان پر سول سرونٹ ایکٹ 1973 Apply ہوتا ہے۔ اس طریقے سے آپ کے جو ٹی ایم اوز وغیرہ ہیں، ان کو لوکل کونسل بورڈ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود سر، جب ڈیپارٹمنٹ کو وہ جاتا ہے تو اس پر سول سرونٹس ایکٹ 1973 لاگو ہوتا ہے۔ پھر اس میں PUGF اور Non PUGF، سر، میرے خیال میں اگر آپ مہربانی کر کے جیسے منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ ورکرز ویلفیئر فنڈ ہے، اگر یہ بندے ڈیپوٹیشن پر پراونشل ڈیپارٹمنٹ میں آسکتے ہیں تو پھر They are Civil Servants، اگر یہ سول سرونٹس ہیں تو 1973 کا آپ کا جو سول سرونٹس ایکٹ ہے اور اسکے جو رولز ہیں، وہ ان پر Apply کرینگے۔ میرے خیال میں یہ جو Dichotomy کی بات کر رہے ہیں، بہتر یہ ہوگا کہ آپ لاء ریفارمز کمیٹی میں انکو بلالیں اور ان سے ہم ایک بریفنگ لے لیں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم، یہ پنشن پھر کہاں سے Draw کرتے ہیں؟ اگر ان پہ کچھ بھی اسکا نہیں ہے۔

وزیر محنت: وہ میں بتاتا ہوں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہی میری گزارش ہے۔ میں اختلاف نہیں رکھتا، میں یہ کہتا ہوں کہ جو چیزیں میں سمجھا ہوں، University through statutes، سول سرونٹس ایکٹ کے نیچے پروانشل گورنمنٹ اور TMAs through Local Council Broad لیکن اس کے باوجود اگر ایک اور سول سٹرکچر Exist کرتا ہے تو اسکے Governing rules کونسے ہیں؟ میرے خیال میں اسکو ہمیں دیکھنا چاہیئے اور اگر آپ لاء ریفارمز میں انکو بلالیں تو سر، یہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی بصیر خٹک صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: محترم سپیکر صاحب، منسٹر صاحب چه کومه خبره اوکړه چه دا سکولونه د لیبر ورکرز د پاره دی، د هغوی د بچو د پاره دی، د هغوی د تعلیم د پاره دی، دا سکولونه په هغه ځائے کښے Establish کول پکار دی چه کوم ځائے کښے Industrial Units وی خو خبره دا ده سر چه نن سبا کوم پریکټس د منسټر صاحب په منسټرئ کښے، په وزارت کښے روان دے، تاسو اوګورئ چه په صوبه کښے د ثومره ټیچرز اپوائنټمنټس شوی دی، په هغے کښے 95% نه زیات ټول د بنوں ډومیسائل والا دی، د خپلے حلقے دی۔ دا بنوں ویلفیئر بورډ دے که ورکرز ویلفیئر بورډ دے، په دیکښے د صوبے، د هرے ضلعے، د هرے حلقے، د ورکرز حق شته۔ د دوئ په حلقے کښے، دا زه ژوندے مثال درکومه سر، زما په حلقے کښے دے، د خپلے حلقے نه Even کلاس فور هم چه دی، هغه ئے دلته راوستی دی چه ثه په شرمولو مو ورته بیا واپس کړی دی۔ اوس هم په دیکښے زیات کسان چه کوم بهرتی شوی دی، د هغوی ډګرئ جعلی دی، انتهائی نالائقه کسان ئے بهرتی کړی دی او صرف په اثر او رسوخ باندے، سیاسی معاملاتو په دغه باندے (تالیاں) په دیکښے د پوره صوبے حق شته، په میرټ باندے د دے بهرتی پکار ده او دا نه ده چه کلاس فور چه کوم دی، دا د دے بنوں نه راواخلی یا د بل ځائے نه راواخلی چه چرته ئے مرضی وی، په هره حلقه کښے سر کلاس فور د بهرتئ د پاره چه کومه Criteria ده، هغه مستحقین خلق هغلته شته، دا نه ده پکار چه منسټر صاحب د خپلے حلقے سره چه ثوک تعلق لری، هغه د خپل سیاسی دکان د چمکاولو د پاره ټولے بهرتئ د خپلے حلقے نه

کوی۔ دا ما د پارلیمانی پارټئ په لیول هم وئیلی دی څه ئے چه کړی دی سراسر ئے ناروا کړی دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی انور خان۔ بس بس په کوئسچن، بصیر خان خټک صاحب! په کوئسچن باندے دومره لوئے تقریر ځوک نه کوی، صرف شارټ کوئسچن۔ انورخان! شارټ، سپلیمنټری کوئسچن۔

<u>جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ</u>: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب! دیکښے جی منسټر صاحب چه جواب ورکړے دے چه په کومو ضلعو کښے لیبر سکولونه شته دے نو په هغے کښے جی ډی آئی خان، صوابی، مردان، هری پور، کوهاټ دے جی۔ زه انتهائی افسوس سره دا خبره کومه جی چه زمونږ ملاکنډ ډویژن او بیا دیر اپر کښے، په دے وخت کښے چونکه زمونږ د پاکستان پیپلز پارټئ او د اے این پی Coalition government دے خو بدقسمتی دا ده چه دیر اپر واحده ضلع ده او کوهستان چه د هغے نه منسټر نشته، انتهائی افسوس خبره دا ده جی چه په دیر اپر کښے کوم، څنګه چه بصیر خان اووئیل جی، زما بالکل د دوئ سره اتفاق دے چه کوم منسټر صاحب دے، هغه د خپلے حلقے کسان د کلاس فور پوره ضلعو ته لیږی۔ زما سره خو سکول نشته خو زمونږ جی هغه بله ورځ د لیبر دغه راغلی دی، دا انسپکټر راغلے دے او هغه د مخکښے نه اپوائنټ شوے دے، منسټر صاحب ناست دے جی، زه د اسمبلئ په فلور باندے دا وایمه جی چه بالکل باقاعده که لیبر انسپکټر هلته اپوائنټ کیږی، زمونږه سره د په مشاورت باندے اپوائنټ کیږی، یوه۔ دویمه خبره دا ده جی چه دلته کښے دوئ که د دیر نه، لکه پروانشنل هیډکوارټر دے جی، تاسو مخکښے خبره اوکړه، پراونشل هیډ کوارټر جی، دا زمونږ د ټولے صوبے پراونشل هیډ کوارټر دے۔ دلته په پیښور کښے که هغه دفترے چه هغه د ضلعے سره تعلق ساتی نو هغے کښے زمونږ هیڅ څه کار نشته خو لیډی ریډنګ هسپتال، کے ټی ایچ یا ایچ ایم سی یا زمونږ سیکرټریټ، دلته زمونږ د دیر خلق د پری مزدوری کوی، دلته کښے خلق د چائے په هوټلو کښے کار کوی، دلته کښے خلق په وړو وړو ځایونو کښے کار کوی، هلته کښے هیڅ څه روزګار نشته او دلته جی په مونږ باندے دا، زمونږه د دے ځائے ثاقب خان خبره اوکړه چه یره دلته کلاس فور به نه راځی نو آیا دا صوبه به صرف د دے یو

پشاور ډسٹرکټ وی که په دیکښے به زموږ څه نمائندګی وی؟ موږ ټهیک ټهاک دا خبره کوؤ چه هغه چه د هرے ضلع سره تعلق ساتی، هغے کښے بالکل د دے ضلع خلق پکار دی او د کوم تعلق چه د صوبے سره دے په هغے کښے زیاتے نه دے پکار۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان۔ عطیف خان، شارٹ کوئسچن جی، شارٹ کوئسچن۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! څنګه چه په دیکښے د سکولونو لسټ راغلے دے، دغسے زموږ حیات آباد یو انډسټریل زون ایریا ده او دغه ځائے کښے یو سکول جوړ شوے دے او په هغے سکول کښے دومره ایکسټرا بهرتی شوے ده، زما خیال دے چه ټول ئے بنوں نه کسان پکښے راوستی دی، په هغے کښے بهرتی کیږی، بهرتی کړی ئے دی۔ زما خیال دے چه که د لسو کسانو پکښے ضرورت وو نو دیرش کسان ئے بهرتی کړی دی نو پکار دا ده چه هلته کښے د کسانو د بهرتئ ورسره خیال وی نو دا ده چه هلته کښے په حیات آباد، لیبر زون دے پکار دا ده چه هلته کښے یو بل سکول موږ ته په دے دغه کښے واچوی او هغه د جوړ کړی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Saqib Khan, question, only question.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر د کوئسچن نه زیات Personal explanation هم دے، ما بالکل دا نه دی وئیلی چه د دیر کسان د پیښور ته نه راځی، د دے پیښور دومره لوئے زړه دے چه په دیکښے د ټولو دغه دے خو د کلاس فور د پاره چه قانون جوړ دے، د هغے یو وجه ده، په چار هزار او په سات هزار باندے چه د دیر نه کس راځی او دلته په رینټ کور اخلی نو هغه ته بچت نه کیږی او سر دا رولز چه تاسو بدل کړئ، قانون تاسو جوړوئ، تاسو ئے بدل کړئ او بیا ئے راولئ چه څه کوئ ورسره خو چه څو پورے قانون دے سر، نو پکار ده چه موږ په هغے باندے عمل اوکړو۔

جناب سپیکر: جناب منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تهینک یو، سر۔ سر، د دے متعلق خو ډیر زیات ډسکشن اوشولو، زما دا ریکویسټ دے سر، که دا تاسو کمیټئ ته ریفر کړو نو په دے

باندے به په ډیټیل سره دغه اوشی۔ هغه چه څومره اپوائنټمنټس شوی دی، هغه چه کوم سکولونه شوی دی نو سر، د هغے متعلق به په ډیټیل سره خبره اوشی۔

جناب سپیکر: نو که هغه وزیر صاحب غواړی کنه نو هغه به، جی منسټر صاحب، آنریبل منسټر فار لیبر۔

جناب احمد خان بہادر: سر، دیکښے زما هم یو گزارش وو-----

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر،اس سلسلے میں میں ایک بات کرنا چاہتا تھا-----

جناب سپیکر: یہ تو بہت لمبا ہوگیا، یہ کل تک، یہ ایجوکیشن کے بعد میرے خیال میں سب سے Interesting-----

وزیر محنت: سر دا ټهیک ده، آنریبل-----

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر،میں-----

وزیر محنت: یو سیکنډ، Let me final, let me final-----

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر!میری گزارش یہ ہے-----

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: نوٹس دے دیں تاکہ-----

وزیر محنت: سر، دلته خبره In detail discuss شوه By honourable Members, brothers، دا بالکل صحیح خبره ده۔ منور خان صحیح خبره کوی، آنریبل ممبر انور خان صحیح خبره کوی، They need schools، دوئ سکولونه غواړی خو سکولونه هلته دی، زمونږه 80% students are the workers` sons، د مزدورانو خامن 80%، Workers` sons means 20% non entitled یعنی Other than mazdoors` sons, other than workers` sons، نو مونږ سر چه چرته Units دی، هلته دا سکولونه Establish کوؤ، زما مطلب دا دے چه اول دا سکولونه-----

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر، زه یوه خبره کوم-----

جناب سپیکر: ودریږه جی یو کس چه جواب ورکوی کنه احمد بهادر صاحب، د هغے به خیال ساتو۔

وزیر محنت: زما مطلب دا دے چه اول دا سکولونه په سوله ضلعو کښے وو، اوس دا مونږ Extend کړل، مونږ اکیس ضلعو ته ورسول۔ زما مطلب دا دے چه مونږ نور Extend کوؤ، نور ئے Expend کوؤ خو د هغے د پاره Justification سر پکار وی۔ You will have to fight at federal level in the governing body, Islamabad، د ورکر ویلفیئر بورډ د هر کیس د پاره مونږ Fight کوؤ۔ ستاسو نوټس کښے زه راولم، لیبر ډیپارټمنټ مخکښے هم وو، د 1971ء نه دا جوړ دے، د 2007 پورے 3000 quarters constructed, whereas in my period, in our government, in the present regime time, four years, کښے 7500 کوارټرز، 4000 Constructed دی او 3500 Under construction دی۔ زما مطلب دا دے چه مونږ Expansion کوؤ، ما ډیر کړے دے، یعنی د 1971ء نه واخله Since the establishment of Worker Welfare Board and Fund till 2007 نه مونږ دوه گنا نه هم زیات کار کړے دے، د الله تعالیٰ فضل و کرم دے خو اوس دیر، دیر کښے مزدوران شته خو Entitled نه دی، رجسټرډ نه دی۔ بونیر کښے مزدوران شته، ماربل والا په زرگونو دی خو رجسټرډ نه دی نو ځکه د انور خان خبره په خپل ځائے ټهیک ده خو دا مزدوران به اول رجسټر کیږی سر، نو بیا به سکول Establish کیږی۔ نو بونیر کښے هم کیدے شی، بونیر کښے د ماربل هغه مزدوران چه ټولو نه زیات دی او بیا Next come to Dir او دا لکی مروت خبره هم صحیح ده خو زما عرض دا دے چه د دغے د پاره خپله فارموله ده، دا لیبر ډیپارټمنټ خو مخکښے چا پیژندو نه خو اردو کښے ئے معنیٰ "محنت" ده چه ما ته ئے اووئیل چه وزیر محنت اولگیدے نو مونږ ته خو دا پته هم نه لگیده چه دا کومه منسټری ده، دا خو شیر اعظم وزیر لیبر منسټری دے حد ته راورسوله چه نن شکر الحمدلله هر ممبر (تالیاں) هر آنریبل ممبر مع منسټر ما ته وائی، ما ته بالکل Most welcome, they are my brothers, colleagues and they would be accommodated not appropriately but on appropriate basis.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، زه وایم چه دا د کمیټئ ته واستوئ۔

جناب سپیکر: دا شیر اعظم صاحب، دوئ کمیټئ ته لیږل غواړی، تاسو تپوس۔۔۔۔

(شور)

<u>اراکین:</u>اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔

<u>Minister for Labour:</u> What you say, Sir?

<u>جناب سپیکر:</u> هغوی وائی چه دا کوئسچن کمیټئ ته لاړ شی، مونږ به پرے هلته دا ګپ شپ اولګوؤ۔

<u>وزیر محنت:</u> نه نه، د کمیټئ خبره نه ده سر، ما خپل ځان سره جواب راوړے دے د ده، Word by word I have responded، ما جواب ورکړے دے، That is wrong, altogether under the rules regulation, laws, bylaws, it doesn't permit his request to send it to the Committee.

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو څه وایئ جی؟

<u>وزیر محنت:</u> نه نه سر، دا په سوالونو نه کیږی۔

<u>مفتی سید جانان:</u> مونږ خو دا وایو چه کمیټئ ته د لاړ شی جی، ډیرے زبردستے خبرے منسټر صاحب اوکړے جی۔

<u>وزیر محنت:</u> نه مفتی صاحب۔

<u>مفتی سید جانان:</u> جی جی۔

<u>وزیر محنت:</u> دا مفتی صاحب ته زما ریکویسټ دے که دوئ ئے Withdraw کوی، د Request with regards to establishment of a school at Hangu, ده Labour School، هغه به مونږ طریقه کار ورته جوړ کړو او که نه وو شوے، Accommodate به ئے کړو۔

<u>مفتی سید جانان:</u> یو مے جی Withdraw کړے دے، دا د جی کمیټئ ته لاړ شی، دا د کمیټئ ته لاړ شی جی۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: سید مرید کاظم شاہ 17-02-2012، کشور کمار صاحب 17-02-2012، جناب پرویز احمد خان، ذرا سیریس ہو جائیں، پرویز احمد خان 17-02-2012۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سپیکر: پندرہ منٹ کیلئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے، چائے بھی ادھر پی لیں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے اور نماز کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، بسم اللہ۔ کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے جی، وا یہ کنہ جی څه وا یئے ؟

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ساتھیوں کا یہ خیال ہے کہ چونکہ ایوان میں حاضری کم ہے تو تھوڑی دیر بعد وہ بات کی جائے، اگر آپ کی اجازت ہو؟

جناب سپیکر: مفتی صاحب! اب آپ کو اجازت مل چکی ہے، بسم اللہ پڑھیں جی۔

مفتی کفایت اللہ: جزاکم اللہ جی۔ یہ جاوید بھائی ایک بہت اہم ایشو آج Raise کریں گے تو میں اس کا Seconder تھا لیکن وہ چونکہ میں نے آپ کی شفقت کو دیکھا تو میرا نمبر اس سے پہلے نمبر پر آ گیا ہے، وہ بعد میں بات کریں گے۔ ہمارے ہاں جی، ہزارہ ڈویژن میں ایک اہم مسئلہ ہے اور۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ جو توجہ دلاؤ نوٹسز آئے ہوئے ہیں، اسی پر بات کریں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ Privilege نہیں بنتا کہ ایک چیز ابھی ٹیبل نہیں ہوئی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ آنے والی ہے؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں۔

جناب سپیکر: ہاں نا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ تو سر، Privilege ہے۔ یہ تو ہمارا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپیشل میں نہیں ہوتا۔

مفتی کفایت اللہ: میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر جب Proceedings میں کوئی ایک چیز آئے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: مجھے تو اس کا علم نہیں ہے، Proceedings اس کی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، یہ تو میں خالی پوائنٹ آف آرڈر پہ ایسے ہی اجازت دیتا ہوں ورنہ یہ جتنے مسئلے لوگ اٹھاتے ہیں نا پوائنٹ آف آرڈر پہ، یہ ان کے پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتے لیکن چونکہ معزز اراکین ہیں، Elected ہیں، ان کے حلقوں کے مسئلے ہوتے ہیں، کوئی وہ ہوتا ہے، میں ان کو اسلئے اجازت دے دیتا ہوں کہ چلو۔

مفتی کفایت اللہ: اگر میری قربانی سے Proceedings ٹھیک ہوتی ہے تو میں دستبردار ہوتا ہوں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) مفتی صاحب، مفتی صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: سر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایجنڈے کو تو آگے جانے دیں۔

جناب سپیکر: یرہ، پوائنٹ آؤٹ ہو گیا۔ Countdown, please، Countdown please۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: یہ میں نے تو دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجانے کا کہا، یہ تو دس منٹ سے بھی زیادہ گھنٹیاں بجا رہے ہیں، کون ہے؟ Countdown, please۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 04:00 pm of Monday afternoon, dated 20-02-2012; thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 20 فروری 2012ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)